اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

اکتوبر 2011ء اخاء 1390 ہش

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ

(الحج: ۲۸)

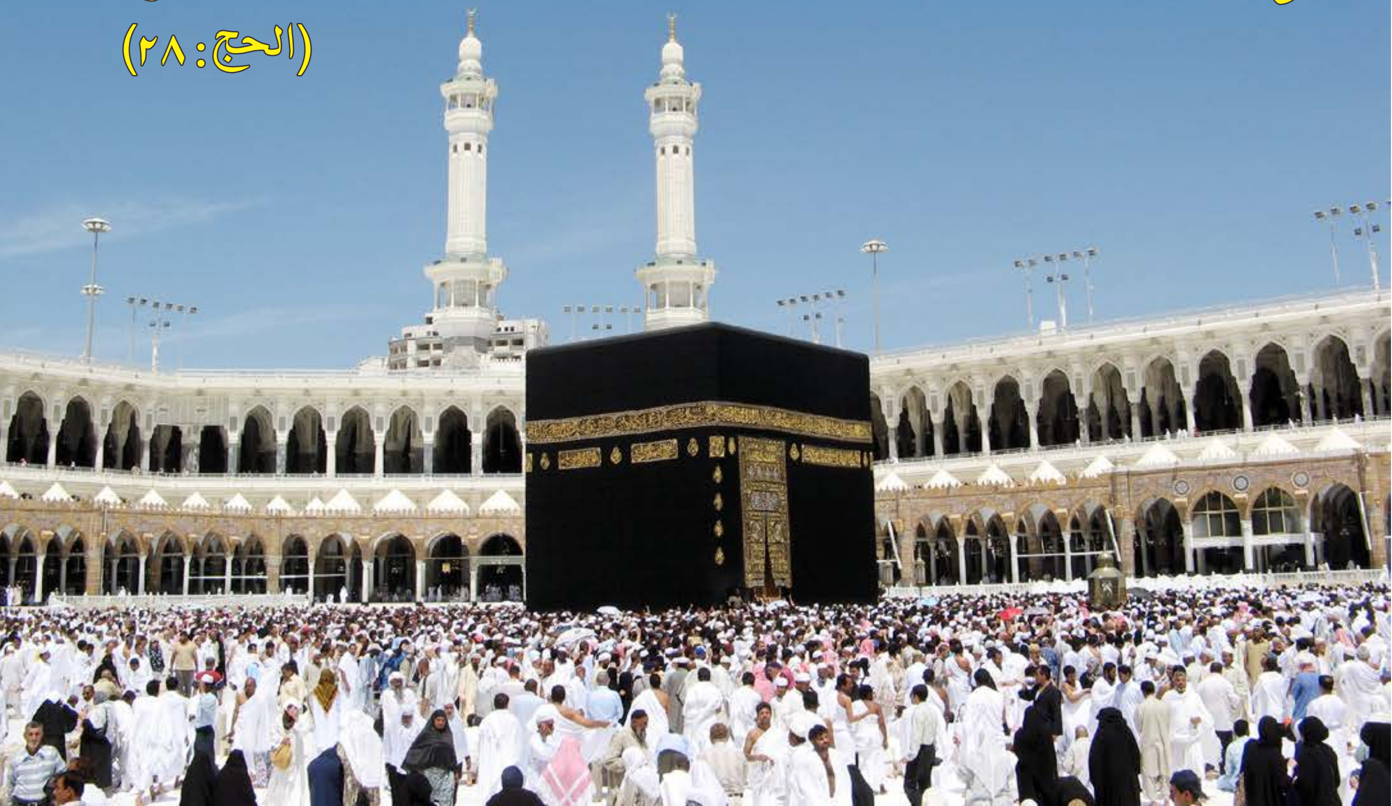

محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری انچارج انڈیا ڈیسک لندن، ماہِ ستمبر میں قادیان تشریف لائے۔اس موقع پر موصوف
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ایوان خدمت کا معائنہ کرنے کے لئے بھی تشریف لائے اس موقع کے دو مناظر

عید ملن تقریب کے موقع پر مکرم مولوی فضل الرحمٰن بھٹی صاحب مبلغ انچارج گجرات
شریمتی کملا بھنیوال گورنر گجرات سے ملاقات کرتے ہوئے۔

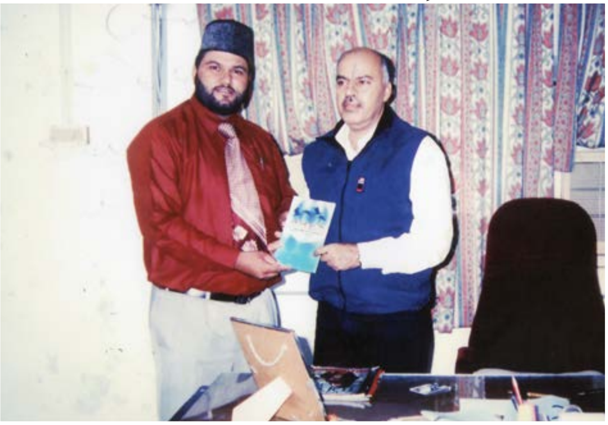

مکرم مولوی فضل الرحمٰن بھٹی صاحب ڈی جی پی گجرات شری چترنجن سنگھ صاحب کو
جماعتی لٹریچر پیش کرتے ہوئے۔

بٹلہ پنومرو، گوداوری زون آندھرا پردیش میں تقریب بسم اللہ کا ایک منظر

مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر زون A کی طرف سے بمقام ریشی نگر منعقد
ایک فری میڈیکل چیک اپ کیمپ کا ایک منظر

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

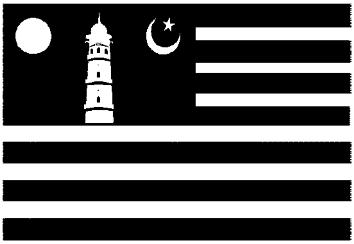

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی"
(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد30 اخاء1390 ہش اکتوبر2011ء شمارہ10

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لون

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد

مینجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، سید عبد الہادی، مرید احمد ڈار، شمیم احمد غوری
انٹرنیٹ ایڈیشن کمپوزنگ: سید اعجاز احمد آفتاب
ٹائٹل پیج : تسنیم احمد بٹ
دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 180 روپے   بیرون ملک :50 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 20 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن 2
☆ انفاخ النبی ﷺ 3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام 4
☆ اداریہ 6
☆ نظم 8
☆ حج ۔ دنیائے اسلام کا بے مثال روحانی اجتماع 9
☆ مخالفین احمدیت کے لٹریچر پر ہمارا تبصرہ (قسط3) 12
☆ حج بیت اللہ کی تطہیر بذریعہ بانی اسلام ﷺ 22
☆ حج پر نہ جانے پر اعتراض 27
☆ ایام حج میں قبولیت دُعا کا ایک ایمان افروز واقعہ 28
☆ کبھی رشوت لی؟ 28
☆ صد فیصد ادائیگی چندہ تحریک جدید 29
☆ حج دنیائے اسلام کا ایک غیر معمولی اجتماع ۔ عیدالاضحیہ اور قربانی کا فلسفہ 30
☆ ملکی رپورٹیں 36
☆ Hajj (Pilgrimage) 40

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ.

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝

(الحج: آیات 27تا39)

اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ بنائی (یہ کہتے ہوئے کہ) میرا کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھ۔

اور لوگوں میں حج کا اعلان کردے وہ تیرے پاس پا پیادہ آئیں گے اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی تکان سے دبلی ہوگئی ہو۔ وہ (سواریاں اور چیزیں) ہر گہرے اور دور کے رستے سے آئیں گی۔

تا کہ وہ وہاں پر اپنے فوائد کا مشاہدہ کرسکیں اور چند معروف دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر (بلند) کریں اس (احسان) پر کہ اس نے مویشی چوپایوں کے ذریعہ انہیں رزق عطا کیا ہے۔ پس ان میں سے (خود بھی) کھاؤ اور محتاج ناداروں کو بھی کھلاؤ۔

پھر چاہئے کہ وہ اپنی (بدیوں کی) میل کو دور کریں اور اپنی منتوں کو پورا کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا، فَقَالَ رَجُلٌ: اَکُلَّ عَامٍ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلاثًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِیْ مَاتَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ. (مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرة فی العمر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لئے تم حج کیا کرو۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج ضروری ہے؟ آپؐ خاموش رہے۔ اس نے تین بار یہ سوال دہرایا تو آپؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا جب تک مَیں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو۔ بلاضرورت باتیں پوچھنے کی حرص نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر جو باتیں وہ بتاتے انکی خلاف ورزی کر کے ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتے جب مَیں خود تم کو کوئی حکم دوں تو طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ اور اگر کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔

عَنْ مُخْنَفِ بْنِ سَلِیْمٍؓ قَالَ نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ رُسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ سَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، قَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّ عَلَی اَهْلِ کُلِّ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اِضْحِیَّةً.

(ابو دائود کتاب الضحیایا)

حضرت مخنف بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ (وہاں) حضورؐ نے فرمایا ہر صاحبِ استطاعت گھر پر ہر سال قربانی ہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

''راست باز لوگ رُوح اور روحانیت کی رو سے خدا تعالیٰ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں نہ یہ کہ اُن کا گوشت اور پوست اور اُن کی ہڈیاں خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ خود ایک آیت میں فرماتا ہے: لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَ لَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ یعنی خدا تعالیٰ تک گوشت اور خون قربانیوں کا ہرگز نہیں پہنچتا بلکہ اعمالِ صالحہ کی رُوح جو تقویٰ اور طہارت ہے وہ تمہاری طرف سے پہنچتی ہے۔'' (ازالہ اوہام صفحہ:287-288، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3، صفحہ:309-308)

''قانونِ قدرت قدیم سے ایسا ہی ہے کہ یہ سب کچھ معرفتِ کاملہ کے بعد ملتا ہے اور خوف اور محبت اور قدر دانی کی جڑھ معرفتِ کاملہ ہے پس جس کو معرفتِ کاملہ دی گئی اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی اُسکو ہر ایک گناہ سے جو بیباکی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی۔ پس ہم اس نجات کے لئے نہ کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب کے حاجت مند اور نہ کسی کفارہ کی ہمیں ضرورت ہے بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اسلام کے معنے ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا۔ یعنی کامل رضاء کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔ یہ پیارا نام تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضاء سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت۔ اِسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَ لَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ یعنی تمہاری قربانیوں کے نہ تو گوشت میرے تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ خون بلکہ صرف یہ قربانی میرے تک پہنچتی ہے کہ تم مجھ سے ڈرو اور میرے لئے تقویٰ اختیار کرو۔'' (لیکچر لاہور صفحہ 5,6 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ:308)

''دلوں کی پاکیزگی سچی قربانی ہے گوشت اور خون سچی قربانی نہیں۔ جس جگہ عام لوگ جانوروں کی قربانی کرتے ہیں خاص لوگ دلوں کو ذبح کرتے ہیں مگر خدا نے یہ قربانیاں بھی بند نہیں کیں تا معلوم ہو کہ اِن قربانیوں کا بھی اِنسان سے تعلق ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم (یادداشتیں صفحہ:9) و پیغام صلح صفحہ:59، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ:308)

''حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدتِ محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔ سیالکوٹ میں ایک عورت ایک درزی پر عاشق تھی۔ اسے بہتیرا پکڑ کر رکھتے تھے۔ وہ کپڑے پھاڑ کر چلی آتی تھی۔ غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبت کے لباس میں ہوتا ہے۔ وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے۔ دوڑتے ہیں۔ محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے۔ جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے۔ نادان ہے وہ شخص جو اپنی نابینائی سے اعتراض کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 2: صفحہ:255)

''اسی طرح پر بعض لوگ حج کو جاتے ہیں۔ اس وقت ان کے دل میں بڑا جوش اور اخلاص ہوتا ہے۔ لیکن جس جوش اور تپاک سے جاتے ہیں

اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہی جوش اور اخلاص لے کر واپس نہیں آتے بلکہ واپس آنے پر بسا اوقات پہلے سے بھی گئے گذرتے ہو جاتے ہیں۔

سہل است رفتن بارادت مشکل است آمدن بارادت

واپس آ کر ان کے اخلاق میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ وہ تبدیلی کچھ اُلٹی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ وہ جانے سے پہلے سمجھتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں ایک عظیم الشان تجلی نور کی ہوگی۔ اور وہاں سے انوار و برکات نکلتے ہوں گے اور وہاں فرشتوں کی آبادی ہوگی لیکن جب وہاں جاتے ہیں۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ خانہ کعبہ جس کی تصویر انہوں نے اپنے خیال اور ذہن سے کچھ اور ہی قسم کی تجویز کی تھی وہ محض ایک کوٹھہ ہے اور اس کے ہمسایہ میں لوگ رہتے ہیں ان میں بعض جرائم پیشہ بھی ہیں وہ دنگا فساد بھی کر لیتے ہیں اور اکثر ان میں ایسے مفسد طبع دیکھے جاتے ہیں کہ بعض خام طبیعت کے آدمی انہیں دیکھ کر متردد ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دیکھ کر وہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ یہاں کی ساری آبادی کا یہی حال ہے۔ اور کل عرب ایسے ہی ہیں اور اس طرح پر ان کے دل میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ نہ وہاں وہ تجلی انوار و برکات کی دیکھتے ہیں جو انہوں نے بطور خود تجویز کر لی تھی اور نہ ملائک کی بستی پاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے لوگ خود خام طبع ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں۔ یہ ان کی اپنی غلطی ہے جو وہ ایسا سمجھ لیتے ہیں اس میں خانہ کعبہ کا کیا قصور؟ یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ خانہ کعبہ میں سارے قطب اور ابدال اور اولیاء اللہ ہی رہتے ہوں۔ خانہ کعبہ نے اس وقت بھی تو گذارہ کر ہی لیا تھا۔ جب اس کے چاروں طرف بُت پرست ہی بت پرست رہتے تھے اور خود خانہ کعبہ بتوں سے بھرا ہوا تھا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ خانہ کعبہ انوار و برکات کی تجلی گاہ ہے اور اس کی بزرگی میں کوئی کلام اور شبہ نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی اس کی بزرگی کا ذکر ہے۔ مگر یہ تجلیات اور انوار و برکات اس ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آ سکتے۔ اسکے لئے دوسری آنکھ کی حاجت ہے۔ اگر وہ آنکھ کھلی ہو تو یقیناً انسان دیکھ لے گا کہ خانہ کعبہ میں کس قسم کے برکات نازل ہو رہے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ بتوں سے بھرا ہوا تھا اور اس کے زائرین میں ابوجہل جیسے شریر تھے۔ پھر ان سے مقابلہ کر کے اگر ایسے خام طبع لوگ کوئی بات کہتے تو انہیں شرمندہ ہونا پڑتا کیونکہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو وہ لوگ جو بیت اللہ کے جوار میں رہتے ہیں عوام سے ہزار ہا درجہ اچھے ہیں اور یہ امر مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے۔ حقیقت میں کثرت کے ساتھ ان میں نیک اور اچھے لوگ ہیں اور ان کو دیکھ کر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ خانہ کعبہ کی مجاورت نے ان کو بہت بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔

یہ تو قانون قدرت ہی نہیں کہ دنیا میں آ کر فرشتے آباد ہوں۔ پھر ایسا خیال کرنا کیسی غلطی اور نادانی ہے۔ انسانیت کے لازم حال زلّات تو ضرور ہیں۔ پس مکہ میں جب انسان آباد ہیں تو ان کی کمزوریوں پر نظر کر کے مکہ کو بدنام کرنا یا اس کی بزرگی اور عظمت کی نسبت شک کرنا بڑی غلطی ہے۔ سچ یہی ہے کہ کعبہ کی بزرگی اور نورانیت دوسری آنکھوں سے نظر آتی ہے جیسا کہ سعدیؒ نے فرمایا ہے:

چو بیت المقدس دروں پُر زتاب رہا کردہ دیوار بیروں خراب

(ملفوظات جلد 4 صفحہ: 215-216)

ادا ریہ

حج بیت اللہ اور دیگر اسلامی عبادات کی بنیادی حکمت

اسلامی عبادات کے جتنے بھی ارکان ہیں ان تمام ارکان کی بنیادی حکمت اور فلسفہ انسان کی پیدائش کی غرض یعنی عرفان الٰہی حاصل کرنا اور اُس کا حقیقی عبد بننا ہے۔نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج چاروں اقسام کی عبادات اسی بنیادی حکمت پر قائم ہیں۔ جب ہم ان عبادتوں کو انفرادی حیثیت سے دیکھتے ہیں تو یہ بنیادی حکمت ہر عبادت میں کامل طور پر کارفرما نظر آتی ہے۔نماز کو مومن کا معراج قرار دیا گیا ہے۔ وہ کونسی بلندی ہے جہاں تک مومن کی رسائی نماز کے ذریعہ ہوتی ؟ وہ بلندی بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا عرفان ہے چنانچہ نماز میں شامل تمام ظاہری حرکات رکوع، سجود وغیرہ اور اس میں پڑھے جانے والے الفاظ اسی بنیادی حقیقت کا ایک اعلیٰ اظہار ہیں۔اور یہ بتوں کی جھوٹی حکومت کو پاش پاش کرتے ہوئے شرک کی بے بنیاد سلطنت کو نیست و نابود کر کے خدائے واحد و یگانہ کے آستانہ پر پہنچانے کا ایک عظیم الشان عملی اظہار ہے۔

پھر روزہ ہے اسکے مقاصد کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ”لعلکم تتقون“ کے ذریعہ واضح فرمایا ہے۔اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ کامل طور پر خشیتِ الٰہی حاصل کرنے کا نام ہے۔اور یہ خشیت اسی انسان کو حاصل ہوسکتی ہے جس کو خدا تعالیٰ کی ذات کا کامل عرفان اور لقاء حاصل ہو جائے اسی وجہ سے ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے روزے کی جزاء خود کو قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ روزے کی جزا میں خود ہوں۔یعنی روزے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا وصال عطاء ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا مل جانا اُس کا حقیقی عبد بننے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

پھر اسلامی عبادات میں ایک اہم عبادت زکوٰۃ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا۔زکوٰۃ دینا، صدقات دینا اور انفاق فی سبیل اللہ کرنا۔اس کا بظاہر روحانیت کے ساتھ کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا لیکن فی الحقیقت یہ بھی روحانیت کے معراج کے لئے بہت ضروری ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اُس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی بھی اللہ تعالیٰ کی محبت اور شفقت حاصل کرنے کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کے لقاء کا متلاشی انسان اُس کی مخلوق کی خدمت میں اور دین کی اشاعت کے کاموں میں اپنا مال خرچ کرنے سے کوتاہی برتے۔پس بالواسطہ طور پر اس اسلامی عبادت کا منشاء بھی اللہ تعالیٰ کی محبت اور لقاء حاصل کرنا ہے اور یہی اس کا بھی آخری نتیجہ ہے۔

پھر ایک اور عبادت حج بیت اللہ کی صورت میں فرض کی گئی ہے۔جس طرح باقی تمام عبادات کی بنیادی غرض خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بننا ہے اسی طرح اس عظیم عبادت کا بھی یہی مقصدِ وحید ہے۔جسکی مختصر وضاحت آگے بیان کی جارہی ہے۔

اسی طرح اگر ان عبادات کا مجموعی رنگ میں جائزہ لیا جائے تو اس کی دو بنیادی شقیں سامنے آتی ہیں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد۔حقوق العباد کے لئے تو زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کی عبادت ہے۔اور حقوق العباد کے لئے نماز، روزہ اور حج ہے۔حقوق اللہ کی ادائیگی پر منتج ہونے والی ان تینوں عبادات پر جب یکجائی نظر ڈالی جائے تو ایک عظیم حکمت کے ساتھ اِن کا مرتب کیا جانا واضح رنگ میں معلوم ہوتا ہے۔ ہر دن میں پانچ اوقات کو عبادت الٰہی کے لئے وقف رکھنے کی تاکید کی گئی ہے سال میں ایک ماہ کو ایک خاص عبادت کرنے کے لئے وقف کرنے کی ترغیب دلائی گئی

اور پوری زندگی میں کم ازکم ایک بار حسب استطاعت حج بیت اللہ کی تحریص دلائی گئی۔اس طرز پر ان تینوں عبادتوں کا مرتب ہونا جن کا تعلق حقوق اللہ کے ساتھ ہے اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ ان عبادات میں مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے کے لئے اور اُس کا حقیقی عبد بننے کے لئے روحانیت کی ارتقائی منازل مقرر کی گئی ہیں جن کو طے کر کے ایک مسلمان ایک مومن اللہ تعالیٰ کا کامل عبد بنتے ہوئے اُس کا حقیقی عرفان حاصل کر کے اس کے لقاء اور وصال کی روحانی لذت محسوس کرتا ہے۔

حج بیت اللہ حقوق اللہ میں سے ایک خاص اہمیت کی حامل عبادت ہے۔حقیقت یہ ہے کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج اسلام کے اصطلاحی معنوں (خدا کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنا) کی عملی تصویر کے مختلف ارکان ہیں۔نماز کی صورت میں جہاں مومن اپنے وقت کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کرتا ہے یہاں تک کہ اپنی مصروفیت کے اوقات بھی خدا تعالیٰ کے لئے پیش کرتا ہے وہاں روزوں کی صورت میں اپنی جائز ضروریات و حاجات کو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کرتا ہے۔زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کی صورت میں جہاں اپنی حلال کی کمائی کو اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کرتا ہے وہاں حج کی صورت میں اپنی جان کو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کا اظہار کرتا ہے۔

حج کے تمام ارکان میں مومن اسی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ اُس کی جان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔اس کی حیثیت ''لاشیء'' کی طرح ہے۔اس کا مادی وجود اُس کی روحانی اعتباریت کے آگے کچھ بھی نہیں ہے۔اس لئے حج کے مقدس ایام اس کو اس حقیقت کا ادراک کراتے ہیں کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن. (میری عبادتیں اور میری قربانیاں، میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ رب العالمین کے لئے ہے)

حج کے دوران اللہ کے حضور پیش کی جانے والی جانور کی قربانی بھی حج کی اسی ماہیت اور حکمت کے پیش نظر ہے۔جانور کی قربانی پیش کرنا بظاہر کوئی حقیقت نہیں رکھتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُو مُھَاوَلَا دِمَاؤُھا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقوٰی۔(یعنی اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کا گوشت یا خون نہیں پہنچتا اسے تقویٰ پہنچتا ہے) اصل اہمیت تقویٰ کو حاصل ہے اُس روح کو حاصل ہے جو قربانی کے پیچھے کارفرما ہوتی ہے۔اور وہی روح اسلام کی روح اور حقیقت اسلام ہے اور وہ روح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اس طرح ہے:-

''مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اُس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اُس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اُس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔'' (آئینہ کمالات اسلام صفحہ:58)

پس یہی وہ اصل حقیقت ہے جو تمام اسلامی عبادتوں میں کارفرما ہے اور بصورتِ خاص حج بیت اللہ کی عبادت میں پنہاں ہے۔پس اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے اگر ایک حاجی حج بیت اللہ کا فریضہ سرانجام دیتا ہے تو یقیناً وہ اُس روح کو پاتا ہے جو اس عظیم فریضہ کی جان ہے۔ورنہ اگر صرف عوام میں حاجی کے نام سے معروف ہونے اور اپنی دکان اور Visiting Card پر حاجی کا نام لکھنے کے لئے کوئی مسلمان حج کرتا ہے تو اس کے حج کی اللہ کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔(عطاء المجیب لون)

☆☆☆

حج بیت اللہ کی تڑپ

(سیدنا حضرت الحاج خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
ننانوے سال پہلے کی نظم سے)

دوڑے جاتے ہیں بأمیدِ تمنا سوئے باب
شاید آجائے نظر روئے دل آرا بے نقاب

یا الٰہی آپ ہی اب میری نصرت کیجئے
کام ہیں لاکھوں مگر ہے زندگی مثلِ حباب

کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا
سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں مَیں بے نقاب

مَیں ہوں خالی ہاتھ مجھ کو یونہی جانے دیجئے
شاہ ہو کر آپ کیا لیں گے فقیروں سے حساب

تشنگی بڑھتی گئی جتنا کیا دُنیا سے پیار
پانی سمجھے تھے جسے وہ تھا حقیقت میں سراب

میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقامِ پاک کو
جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تری اُمّ الکتاب

ابنِ ابراہیمؑ آئے تھے جہاں باتشنہ لب
کرد یا خشکی کو تونے ان کی خاطر آب آب

میرے والد کو بھی ابراہیمؑ ہے تونے کہا
جسکو جو چاہے بنائے تیری ہے عالی جناب

ابنِ ابراہیمؑ بھی ہوں اور تشنہ لب بھی ہوں
اسلئے جاتا ہوں مَیں مکہ کو بأمید آب

اِک رُخِ روشن صدا رہتا ہے آنکھوں کے تلے
ہیں نظر آتے مجھے تاریک ماہ و آفتاب

اس قدر بھی بے رُخی اچھی نہیں عشاق سے
ہاں کبھی تو کیجئے گا اپنا چہرہ بے نقاب

چشمۂ انوار میرے دل میں جاری کیجئے
پھر دکھادیجئے مجھے عنوانِ روئے آفتاب

☆☆☆

☆

Prop. S. A. Quader

Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

حجّ
دنیائے اسلام کا بے مثال روحانی اجتماع

اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس کی تعلیمات، اس کے احکام اور اس کی مقرر کردہ عبادات انسانی روح کو جلاء بخشتی ہیں۔ انسانی تعلقات کو استوار کرتی ہیں۔ اس کے اخلاق کو سنوارتی ہیں۔ عبادت کی غرض بجز اس کے کچھ نہیں کہ انسانی قلب گداز ہو کر شفاف آئینہ کی طرح محبوب آقا کے نقوش اپنے اندر پیدا کرے۔ اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ قرآن مجید نے اسی غرض کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهٗ عَابِدُوْنَ ؕ کہ الٰہی رنگ کو اختیار کرو۔ اسکے اخلاق کو اپناؤ۔ خدا سے رنگ میں کوئی بہتر نہیں۔ ایسی صورت میں تم کہہ سکو گے کہ ہم سچ مچ خدا کی عبادت بجالانے والے ہیں۔

خاص امتیاز

اسلامی عبادات میں حج کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ حج کرنے والے کی قربانی ایک جامع قربانی ہوتی ہے۔ وہ مال بھی خرچ کرتا ہے۔ عزیز و اقارب سے جدائی بھی اختیار کرتا ہے۔ وقت بھی صرف کرتا ہے اور اپنے وطنِ عزیز سے بھی کچھ عرصہ کے لئے الگ ہو جاتا ہے۔ سفر کی کوفت علاوہ بریں ہے۔

اسلام نے یہ شرط قرار دی ہے کہ حج اس شخص پر فرض ہے جسے راستہ کی استطاعت میسر ہو۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا. اس استطاعت میں یہ بھی شامل ہے کہ اُس شخص کی صحت سفر کے قابل ہو۔ یہ بھی شامل ہے کہ اسے راستہ کا امن حاصل ہو۔ یہ بھی شامل ہے کہ اس کے پاس اتنا سرمایہ ہو کہ بآسانی اخراجاتِ سفر کے علاوہ وہ اپنے اہل وعیال کو بھی اپنی واپسی تک خرچ دے سکے۔

جب یہ شرائط متحقق ہو جائیں تو حج فرض ہو جاتا ہے۔ اور اس شخص کے لئے حج بیت اللہ ضروری قرار پاتا ہے۔

پانچواں رُکن

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے اور عملی اسلام کی چار دیواری میں سے چوتھی دیوار ہے۔ حج اپنے سارے شروط و قواعد کے باوجود ایک واضح مناشقانہ عبادت ہے۔ یہ سچ ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ خدائے واحد کی مخلوق ہے اور زمین کا چپہ چپہ اس کی ہستی پر گواہ۔ مگر یہ بھی درست ہے کہ بعض وجود اور بعض مکان اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی قدرتوں کا مظہر بننے کے باعث خاص طور پر متبرک ہوتے ہیں۔ ان سے تعلق اور اس مقام پر حضوری انسانی دل کی کیفیت میں وہ تبدیلی پیدا کرتی ہے جو اور جگہوں پر میسر نہیں ہو سکتی۔

بعض لحات انسانی زندگی کی ڈگر کو بالکل بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ اور بعض مقام انسان کے لئے کایا پلٹ ثابت ہوتے ہیں۔ صرف شرط یہ ہوتی ہے کہ انسان کا دل بیدار ہو اور اس کے احساسات کی نبض جاری ہو۔

حج کیا ہے؟ عشاقِ ربانی کا ایک عدیم النظیر اجتماع ہے اللہ تعالیٰ کی محبت کے دیوانوں کا پُر کیف منظر ہے۔ مختلف ممالک کے لوگ، مختلف زبانیں بولنے والے لوگ، مختلف رنگتوں والے لوگ، دنیا کے

کونے کونے سے وادی بطحٰی میں جمع ہو رہے ہیں وہ سب کفن کی مانند دو چادروں میں ملبوس بیت اللہ الحرام کے گرد دیوانہ وار گھوم رہے ہیں۔ وہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ رہے ہیں۔ وہ عرفات کے میدان میں کائنات کے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلائے بیٹھے ہیں۔ وہ منٰی کے مقام پر بطور شعار جانوروں کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ ان کی زبانوں پر اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیکَ لا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ہے۔ ان کے دل آستانہ الوہیت پر پگھل رہے ہیں انکی جبینیں خاک پر جھکی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ نہ جھگڑنا جانتے ہیں نہ انہیں کسی قسم کے دنیوی دھندے سے سروکار ہے۔ یہ سب کچھ تیاگ کر اپنے محبوب کی ملاقات کے لئے سرگرداں پھر رہے ہیں۔ یہ حجاج ہیں۔ ان کی اس سرفروشانہ مدہوشی کا نام حج ہے۔ یہ چند دن کی عبادت ہے مگر اسے ایک مرتبہ پورے صدق دل سے بجا لانے کے ساتھ انسان کا دل ڈھل جاتا ہے۔ اس کے سارے رنگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سچ مچ ایک نئی زندگی لے کر آنیوالا انسان ہوتا ہے۔

سچا حاجی بے شک اِس رنگ و بو کے جہان میں بستا ہے۔ مگر وہ اپنی ہی دنیا میں مگن رہتا ہے۔ کیونکہ اس نے وہ کچھ دیکھا ہے جو اس کے اِرد گرد کے لوگوں نے نہیں دیکھا۔ اس نے وہ کچھ پایا ہے جس سے دوسرے ابھی آشنا نہیں۔

سچ مچ اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے یہی آثار و ثمرات ہوتے ہیں۔

بیت اللہ تو ابتدائے آفرنیش سے قائم ہے اور لوگ اس کی زیارت کے لئے شروع سے آتے تھے۔ مگر حوادثِ زمانہ سے ایسا انقلاب آیا کہ اس کے بعد ضرورت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کو توجہ دلائے کہ وہ پُرانی بنیادوں پر اس گھر کو پھر استوار کریں اور اس کی آبادی کے لئے اپنی بیوی اور اپنے اکلوتے بیٹے کو اس بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ جائیں۔

حضرت خلیلؑ نے اشارۂ خداوندی کی تعمیل کی سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کے لئے کتنی صبر آزما گھڑی تھی کہ ننھا شیر خوار بچہ گود میں ہے اور خاوند تن تنہا چھوڑ کر سینکڑوں میل دور فلسطین کا رُخ کر رہا ہے۔ مگر وہ کامل الایمان صدیقہ اپنی فراست سے سمجھ گئی کہ وہ ابراہیمؑ جو حضرت لوطؑ کی بدعمل قوم کی بربادی کی خبر پر بے تاب ہو گیا تھا آج بلا وجہ اپنی چہیتی بیوی اور دنیوی طور پر اپنی ساری امیدوں کے آماجگاہ لختِ جگر (حضرت) اسمٰعیلؑ کو اس لق و دق صحرا میں نہیں چھوڑ رہا۔ چھوڑ کر جانے والے خاوند اور چھوڑی جانے والی بیوی کے جذبات انتہائی حالت میں تھے تاہم حضرت ہاجرہؓ نے پوچھ لیا۔ کہ کیا آپ اتنا بڑا اقدام خدا تعالیٰ کے حکم سے کر رہے ہیں؟ خلیل اکبر علیہ السلام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔

تب حضرت ہاجرہؓ کی زبان سے بے ساختہ نکلا۔ اِذً لّا یُضَیّعُنَا۔ تب وہ خدا ہمیں کبھی ضائع نہ ہونے دے گا۔

آپ کے بعد پانی کا مشکیزہ ختم ہو گیا۔ ہاجرہؓ آخر عورت ذات تھیں۔ بڑے سے بڑا اجری مرد بھی اس موقع پر ہاجرہؓ سے بڑھ کر جرأت نہ دکھا سکتا تھا۔ پانی کی تلاش میں کبھی صفؔا پر جاتی تھیں اور دور سے آنے والے کسی قافلے کے دیکھنے کے لئے نظر دوڑاتی تھیں۔ جب کوئی نظر نہ آتا تھا تو دوسری پہاڑی مرؔدہ پر بھاگ کر جاتی تھیں اور درمیان میں ننھے اسمٰعیلؑ کو پیار بھری نظروں سے دیکھ جاتی تھیں۔ صدیقہ ہاجرہؓ نے اسی طرح سات چکر کاٹے۔ آخر زمزم نمودار ہوا اور پانی کا مسئلہ حل ہو گیا۔

صفؔا و مروؔہ کے یہ سات چکر آج بھی ہر حاجی لگاتا ہے اور اس پرانی قربانی کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔

خدائی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی یقین تھا کہ خدا اسمٰعیلؑ کو ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ اسے ایک ہونہار اور تناور درخت بنائیگا جس سے قومیں برکت پائیں گی۔ وہ گاہے گاہے اپنے نونہال کو دیکھنے کے لئے فلسطین سے وادیٔ مکہ میں آجاتے تھے۔

مشیتِ خداوندی

جب وہ بچہ سنِ شعور کو پہنچا اور کام کرنے کے قابل ہوا فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ ۔ اور باپ اور بیٹے نے مِل کر بیت اللہ کو پرانے آثار پر استوار کر دیا۔ تو اشارۂ خداوندی سے ایک اور امتحان در پیش آیا۔ ابراہیم علیہ السلا نے دیکھا کہ وہ اپنے اکلوتے کو ذبح کر رہے ہیں بیٹے سے پوچھا سعادت مند بیٹا آگے بڑھ کر بولا:-

یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ. آپ بے دریغ اس حکم کی تعمیل فرمائیں جو آپ کو ملا ہے۔ مجھے آپ خدا کے فضل سے صبر و استقلال کا پُتلا پائیں گے۔

کامل آمادگی کے اظہار پر مشیت خداوندی نمودار ہوئی اور ابراہیمؑ کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا گیا اور اسمٰعیلؑ کی بے مثال قربانی کی تقلید میں قربانیوں کا نہ ختم ہونے والا تسلسل جاری کر دیا گیا۔ جو آج چار ہزار برس بیت جانے کے باوجود اُسی آب و تاب سے پیش کی جا رہی ہیں۔ ہزاروں منیٰ میں اور بے شمار اسلامی دُنیا کے کونے کونے میں۔

حج بیت اللہ اور منیٰ کی قربانیاں درحقیقت اسی قربان عظیم کی یادگار ہیں جو گھرانۂ خلیلؑ نے پیش کی تھی۔ تینوں دل ذبح ہو گئے۔ باپ اور خاوند بھی امتحان میں پورا اُترا۔ ماں اور بیوی بھی امتحان میں پوری اُتری بیٹا بھی امتحان میں پورا اُترا۔ ان کامل قربانیوں کی عملی یادگار حج کی صورت میں مقرر ہوئی جو زمین و آسمان کے قیام تک جاری رہے گی۔

حکومتیں بدلتی رہیں- دارالسلطنت تبدیل ہوتے رہے۔ بادشاہتیں مٹتی رہیں۔ مگر یہ آسمانی سلطنت قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہے گی۔ ؎

سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم بر قرار

جن خوش بخت لوگوں کو حج کی توفیق ملی ہے اور وہ اِن دنوں اُس سرزمین پر گھوم رہے ہیں جو نبیوں کی سرزمین ہے۔ جو حضرتِ ابراہیمؑ حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی سرزمین ہے۔ جہاں پر خدا کے سب سے بڑے نبی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا سال ناصیہ فرسائی کی۔ ہاں! جو اِن دنوں اس مقدس سرزمین پر عبادتِ حج بجا لا رہے ہیں اور پورے صدق و خلوص سے ابراہیمی اُسوہ کی پیروی کر رہے ہیں وہ صد مبارک کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہر سچے مومن کو توفیقِ حج عطا فرمائے۔

آمین یا ربّ العالمین (بحوالہ الفرقان ربوہ۔ جون 1960ء)

☆☆☆

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

BRB®
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

مخالفین احمدیت کے لٹریچر پر ہمارا تبصرہ

قسط 3

شعبہ سماعت (toll free) نظارت دعوت الی اللہ قادیان)

مصطفیٰ مہرِ درخشانِ خدا است
بَر عدوش لعنت ارض و سما است

یعنی حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے روشن آفتاب ہیں اور آپؐ کے دشمن پر زمین وآسمان کی لعنت ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کا مندرجہ شعر آپؑ کے اندرون کا آئینہ دار ہے۔ آپکا مذہب ومسلک اِس پُر نور و پُر عظمت کلام سے واضح ہے۔ اس سے زیادہ وضاحت اور کیا ہو سکتی ہے۔ سابقہ قسط سے قارئین کرام آپؑ کے مقام ومنصب سے بہت حد تک باخبر ہوگئے ہوں گے۔ حضرت اقدس شہ لولاک نے آنے والے مہدی کی بیعت کو لازم قرار دیا ہے اور ساتھ ہی یہ ارشاد بھی فرمایا کہ جب تم اُس مقدس وجود کو پاؤ تو میرا سلام اُس تک پہنچانا۔ آپؐ نے مسیح کو ''نبی اللہ'' کے خطاب سے بھی یاد فرمایا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ اُس کا انکار نہ کرنا۔

یہ جو مسیح ومہدی کو ''نبوت'' کا جلیل القدر اعزاز حاصل ہونا تھا جو ہوا ہے یہ شہ لولاک حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اطاعت کا نتیجہ ہے۔ جس کو ظل نبویؐ کے عظیم المرتبت نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''وہی ہے (یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیؐ) جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُسی کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اسبات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اُس نبی کے ذریعہ پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اُسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اُسی کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اُسی بزرگ نبی کے ذریعہ ہمیں میسر آیا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ:-119)

پس یہ ہے جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور مذہب ومسلک اور یہ ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا وہ مقام ومنصب جو اُن کا اصلی اور حقیقی مقام ہے اور جو شخص اِس کے سِوا کسی اور بات کو آپکی طرف یا آپؑ کی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے وہ سراسر افتراء سے کام لیتا ہے اور ظُلم کا مرتکب ہے۔

اِس مختصر تمہیدی اور وضاحتی نوٹ کے بعد ہم حضرت مسیح موعودؑ پر کیٔے گئے بے ہودہ بے بنیاد اور عصبیت زدہ اعتراضات کی حقیقت جاننے کی کوشش کرینگے۔ ہمارے سامنے متنوع مخالفانہ لٹریچر پڑا ہوا ہے۔ جو ایک دوسرے کا چربہ، ایک دوسرے کی نقل اور فرضی دستاویزات سے اَخذ شدہ ہے۔ بعض نے خدائی خوف سے بالا اور لاپرواہ ہو کر جھوٹی شہرت اور حصول زر کے لئے عوام الناس کے دلوں میں نفرت کی آگ بھڑکانے کے لئے عبارتیں بنائی ہیں مثلاً ''انگریزوں کو جب مرزا کی صورت میں کام کا آدمی مل گیا تو انہوں نے اپنے مقصد کے حصول کے لئے اُس کو چند سال بعد کلرک کے عہدے سے ہٹا کر اپنے اصل ہدف پر لگا کر باضابطہ منصوبے کے تحت کام کرنے کے سارے مواقع اور وسائل فراہم کر دیئے چنانچہ مرزا نے جھوٹی نبوت کا لبادہ اوڑھتے ہی حکومت برطانیہ کی وفاداری اور ترکِ جہاد کی تلقین شروع کر دی۔''

(الحیات کشمیر ختم نبوت نمبر صفحہ 6: محسوسات)

قارئین کرام! جس مقدس وجود پر اِس قسم کے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اُن کا مختصر تعارف کرایا جائے۔ سو واضح رہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم کے چشم و چراغ تھے۔ آپکا خاندان روسائے پنجاب میں شمار ہوتا تھا۔ آپؑ کی ولادت 1835ء کو ہوئی۔ آپ کے والد نے آپ کا نام غلام احمد رکھا۔ آپ نے واقعی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا حق ادا کیا۔ ''غلام احمد قادیانی'' کے عدد بحساب جمل 1300 بنتے ہیں آپ کو جب منصب مجددیت سے سرفراز فرمایا گیا تو غلام احمد قادیانی کے الفاظ آپ پر الہاماً نازل ہوئے۔ اس طرح اُن کے اعداد کی طرف آپ کی توجہ مبذول کی گئی۔ جب آپ کو ''مسیحیت'' کے اعزاز سے نوازا گیا تو جناب الٰہی سے یہ شعر الہام ہوا۔

بر تر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

آپ جس عظیم مقام و منصب سے نوازے گئے وہ دراصل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ، شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مرہونِ منت ہے مذکورہ شعر میں اُسی کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ شہ لولاک کا مقام کتنا عظیم اور کس قدر وہم و گمان سے بالا و برتر ہے کہ آپ کا غلام مسیح الزمان کے مرتبہ سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو شروع سے ہی تنہائی اور گوشہ نشینی پسند تھی۔ آپ زیادہ وقت مسجد میں ذکر و اذکار کے علاوہ تلاوت قرآن مجید اور عبادت الٰہی میں گذارتے تھے۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسقدر زیادہ محبت اور پیار تھا کہ درود بھیجتے بھیجتے فنافی الرسول کے مقام تک جا پہنچے تھے۔ آپ کا اپنا ایک بیان کردہ نقطہ آپؑ کی زندگی کے نظام عمل اور نصب العین کو واضح کرتا ہے جو یوں ہے:

المساجد مکانی الصالحون اخوانی
ذکر اللہ مالی خلق اللہ عیالی

یعنی مسجد میرا مکان، صالحین میرے بھائی، یادِ الٰہی میری دولت اور مخلوق خدا میرا اعیال اور خاندان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و وفاداری اور قرآن حکیم سے پیار و محبت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں محویت اور مخلوق خدا کو اپنا عیال سمجھنا یہ سب اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور جانثاری کے مظاہر ہیں۔

جب لدھیانہ کے پادری احمد شاہ شایق نے ''امہات المومنین'' کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں ہرزہ سرائی کی تو آپ کو اس وقت جس قدر دُکھ ہوا وہ بیان سے باہر ہے آپ نے فرمایا:-

''میرا آرام تلخ ہو گیا۔ میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا میری آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا مجھ پر آسان ہے۔ بنسبت اِس ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور صبر کرنے کے۔''

(ذکر حبیب از شیخ یعقوب علی صاحب تراب)

غرض حضرت مسیح موود علیہ السلام کو ابتداء سے ہی عزلت پسندی اور یادِ الٰہی مرغوب تھی اور آپ دنیاوی اشغال کی طرف جانا قطعاً پسند نہ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم سے جو عشق و محبت آپ کو تھا وہ آپ کے اس عظیم مقام کی طرف اشارہ تھا کہ خدا تعالیٰ آپ سے عظیم خدمت لینا چاہتا ہے۔

سیالکوٹ میں ملازمت

اپنی منشاء اور خواہش کے خلاف محترم والد صاحب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے آپ نے 1864ء سے لیکر 1868ء تک سیالکوٹ میں ملازمت بھی کی۔ سیالکوٹ میں آپ کو مختلف الخیال لوگوں سے خصوصاً پادریوں سے ملنے اور تبادلہ خیال کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ کا معمول وہاں پر رہا کہ کچہری سے آنا اور اپنی قیام گاہ کے دروازے بند کر کے بیٹھ جانا کچھ لوگوں کو آپ کی اس عزلت پسندی اور گوشہ نشینی کی ٹوہ ہوئی چنانچہ ایک دن موقعہ پا کر جو دیکھا تو وہ حیران ہوئے کیونکہ آپ قرآن حکیم ہاتھ میں لے کر یوں مصروف دعا ہیں کہ:

"یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو ہی سمجھائے گا تو سمجھ سکتا ہوں"

(ذکر حبیب از شیخ یعقوب علی صاحب تراب)

یہ وہ کام تھا جو کواڑ بند کر کے آپ کر لیا کرتے تھے۔

یہ وہ دور تھا کہ آپ ایک عام انسان کی طرح دنیا کے کاموں میں بظاہر مشغول تھے لیکن آپ کے دل کی جو حالت تھی وہ کچھ اور تھی۔ پادریوں، دہریوں اور دوسرے مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی طرف سے اسلام پر حملے جاری تھے اور بے دھڑک اسلام پر اعتراضات کئے جاتے تھے آپ نے ایک وقت شمار بھی کیا کہ تین ہزار کے قریب ہیں۔

یہ وہ زمانہ تھا جب مسیحی مشن نیا نیا پنجاب میں آیا تھا۔ مسلمان عیسائیوں کے علم کلام سے نا آشنا تھے نہ صرف عیسائی علم کلام سے بلکہ ہر مذہب کے علم کلام سے نابلد اور نا آشنا تھے۔ لہذا مباحثہ کرتے وقت اکثر شکست کھا جاتے تھے۔ لیکن اِس کے برعکس جب کبھی بھی کسی پادری پنڈت یا کسی اور مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے نے آپ سے بات کی تو اُن کو خاموش ہونا پڑتا تھا۔ آپؑ کا سیالکوٹ میں جن پادریوں سے تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اُن میں ایک پادری صاحب بٹلر ایم۔اے۔ نامی سکاچ مشن کے بڑے نامی گرامی اور فاضل پادری تھے۔ پادری بٹلر آپ کی پُر نور شخصیت بے مثال متانت وسنجیدگی اور زبردست قوتِ استدلال سے بہت متاثر تھے۔ چنانچہ جب وہ ولایت جانے لگے تو آپؑ کو الوداعی سلام کہنے کچہری پہنچے اور مودب ہو کر آپکے سامنے فرش پر بیٹھ گئے۔

علامہ سید میر حسن صاحب جو علامہ اقبال کے اُستاد تھے۔ ہندوستان بھر میں علوم شرقی کے بلند پایہ عالم اور نہایت ممتاز شخصیت تھے لکھتے ہیں۔

"پادری بٹلر صاحب ایم۔اے۔ سے جو بڑے فاضل اور محقق تھے مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا۔ یہ صاحب موضع گوہر پور کے قریب رہتے تھے۔ ایک دفعہ پادری صاحب فرماتے تھے کہ مسیحؑ کو بے باپ پیدا کرنے میں یہ سِر تھا کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور آدم کی شرکت سے جو گناہ گار تھا، بری رہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ مریم بھی تو آدم کی نسل سے ہے۔ پھر آدم کی شرکت سے بریت کیسے؟ علاوہ ازیں عورت ہی نے تو آدم کو ترغیب دی جس سے آدم نے درخت ممنوع کا پھل کھایا اور گناہ گار ہوا۔ پس چاہیے تھا کہ مسیح عورت کی شرکت سے بھی بری رہتے اُس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے۔"

(بحوالہ حیات النبی جلد اوّل از شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم)

یہ واقعہ بیان کرنے سے یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کی خلعت سے سرفراز ہونے سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی ذات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں بے پناہ محبت اسی طرح اسلام کے لئے از حد غیرت تھی۔ آپ کا وجود پاک ہر قسم کے عیوب اور مفاد اور ذاتی شہرت کی خواہش سے مبرا تھا۔ جو لوگ اُس زمانے میں آپ کے قریب رہے ہیں اور جنہوں نے آپ کو دیکھا ہے وہ یوں گواہی دیتے ہیں۔

منشی سراج الدین صاحب کی شہادت

منشی سراج الدین صاحب مشہور مسلم لیڈر مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار کے والد بزرگوار تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

"مرزا غلام احمد صاحب 1860ء یا 1861ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر 22-23 سال ہوگی اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے کاروبار ملازمت کے بعد اُن کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔"

(اخبار زمیندار مئی 1908ء بحوالہ بدر 25 جون 1908ء صفحہ: 13)

حکیم مظہر حسین صاحب سیالکوٹ

یہ صاحب اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ ماموریت کے بعد مخالف ہو گئے تاہم حضورؑ کے زمانہ سیالکوٹ کی پاکیزہ یاد وہ پھر بھی نظر انداز نہ کر سکے۔ لکھتے ہیں:

''ثقہ صورت، عالی حوصلہ اور بلند خیالات کا انسان اپنی علوہمتی کے مقابل کسی کا وجود نہیں سمجھتا۔ اندر قدم رکھتے ہی وضو کے لئے پانی مانگا اور وضو سے فراغت پا کر نماز ادا کی یا وظیفہ میں تھے۔

درود وظائف کا لٹرکپن سے شوق ہے مکتوب کے زمانہ میں تحفہ ہند تحفۃ الہنود، خلعت الہنود وغیرہ کتابیں اور سُنی اور شعیہ عیسائی مناظرہ کی کتابیں دیکھا کرتے تھے اور ہمیشہ آپ کا ارادہ تھا کہ کل مذاہب کے خلاف اسلام کی تائید میں کتابیں لکھ کر شائع کریں۔''

(الحکم 7 اپریل 1934ء صفحہ:3)

شمس العلماء مولانا سید میر حسن صاحب کی شہادت

مولانا سید میر حسن صاحب کے بارہ میں بیان کیا جا چکا ہے کہ آپ بلند پایا عالم اور ممتاز شخصیت کے مالک تھے علامہ اقبال ابتداء میں آپ سے ہی شرف تلمذ رکھتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں:-

''ادنیٰ تامل سے بھی دیکھنے والے پر واضح ہو جاتا تھا کہ حضرت اپنے قول و فعل میں دوسروں سے ممتاز ہیں۔''

(مکتوب بنام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ 26 نومبر 1922)

آگے لکھتے ہیں:

''افسوس ہم نے اُن کی قدر نہ کی اُن کے کمالات روحانی کو بیان نہیں کر سکتا اُن کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی بلکہ وہ اُن لوگوں میں سے تھے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ اور دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں۔'' (الحکم 7 اپریل 1934ء صفحہ:3)

سیالکوٹ سے واپسی اور آپ کی مصروفیات

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ اپنے منشاء کے خلاف والد بزرگوار کی خواہش کے احترام میں آپؑ نے سیالکوٹ میں ملازمت اختیار کی۔ 1868ء کو آپ کے والد محترم نے آپ کی عدم موجودگی کا احساس کر کے آپ کو واپس قادیان بلایا اور یہ بات آپ کے لئے خوشی کا باعث بنی۔ جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

آخر چونکہ میرا جدا رہنا میرے والد صاحب پر بہت گراں تھا اس لئے اُن کے حکم سے جو عین میری منشاء کے مطابق تھا۔ میں نے استعفیٰ دے کر اپنے تئیں اس نوکری سے جو میری طبیعت کے مخالف تھی سبکدوش کر دیا اور پھر والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا... بقول صاحب مثنوی رومی وہ تمام ایام سخت کراہت اور درد کے ساتھ میں نے بسر کئے۔

من بہر جمعتے نالاں شدم
جفت خوشحالاں و بد حالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من
وز درون من نجست اسرار من

(کتاب البریہ صفحہ:167، 168، 169 حاشیہ)

آپ نے واپس آ کر کچھ عرصہ اراضی کی دیکھ بھال اور اس سلسلے سے متعلق مقدمات کی پیروی بھی کی۔ آپ کو اکثر بٹالہ جانا پڑتا تھا جو اُن دنوں عیسائیت کا گڑھ تھا۔ عیسائیوں کی روز افروز تبلیغی سرگرمیوں اور اسلام اور حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر اُن کی طرف سے اور دیگر مکاتب فکر کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کو دیکھ کر آپ بہت زیادہ متفکر ہو جاتے تھے۔ اپنے درد کا آپ یوں اظہار کرتے ہیں:

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
بیکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے با کار خود بادین احمد کار نیست

یہ وہ زمانہ تھا کہ اسلام پر چُو مکھی حملے ہو رہے تھے۔ ہندو عیسائی غرض ہر مکتب فکر کے لوگ اسلام اور بانی اسلام پر بے ہودہ اور لچر قسم کے اعتراضات کرتے تھے۔ مسلمانوں کی حالت ایسی تھی کہ کسی کو منہ کھولنے کی ہمت نہ تھی۔ نہ اُن میں ایسی قابلیت ہی تھی مولانا حالی نے کیا خوب فرمایا:

نہ صحبتِ رسالت پہ لا سکتے ہیں وہ
نہ اسلام حق کا جتا سکتے ہیں وہ
نہ قرآن کی عظمت دکھا سکتے ہیں وہ
نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہیں وہ
دلیلیں ہیں سب آج بیکار اُن کی
نہیں چلتی توپوں میں تلوار اُن کی

غرض مسلمانوں کی اپنے مذہب سے عدمِ علمیت اور عیسائیوں کی دوررس اور اسلام کے لئے نقصان دہ پالیسیوں نے اسلام کو زبردست نقصان پہنچایا۔ کثیر تعداد میں مسلمان عیسائی ہو گئے۔

انگریز قوم کی ہندوستان میں آمد اور عزائم

قبل اس کے کہ ہم اپنے مضمون کو آگے لے جائیں یہ بتانا ضروری ہے کہ انگریز قوم کے عزائم کیا تھے اور وہ کب ہندوستان میں وارد ہوئے۔ سو واضح رہے کہ یہ 1579ء کی بات ہے جب پہلا انگریز ہندوستان آیا 1600ء میں ملکہ الزبیتھ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو شاہی پروانہ دیا 1613ء کو سلیم نور الدین جہانگیر نے ''سرتھامس'' کو ہندوستان میں سفارت قائم کرنے کی اجازت دی 1690ء کو اورنگ زیب عالمگیر نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو کلکتہ میں فیکٹری قائم کرنے کی اجازت دی۔ انگریز اپنی شاطرانہ چال چلتے ہندوستان کے علاقوں پر خصوصاً ایسے مقامات کو جو اقتصادیت کے لئے مضبوط بنیاد فراہم کر سکتے تھے قبضہ کرتا چلا گیا۔ یہاں تک 1862ء تک ہندوستان کا بیشتر حصہ برطانیہ کی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قبضے میں آچکا تھا۔ 1857ء کے آغاز میں انگریزوں نے ہندوستان سے ایک فوجی مہم بحری راستے ایران بھیجی جس نے بوشہر پر قبضہ کرلیا۔ اب سارے ہندوستان پر بلا شرکت غیرے انگریز کا قبضہ ہو چکا تھا اور مسلمان نہ صرف اپنا ملک کھو چکے تھے بلکہ اُن کو سیاسی، معاشی اور تعلیمی رنگ میں اُن کی ذہنیت کو غلامی میں بدل دیا گیا تھا یا بدل چکی تھی۔ مسلمان آپس میں دست بگریبان تھے۔ ایک دوسرے کی تکفیر مرغوب تھی۔ اور نہ دنیاوی تعلیم کی طرف رجحان تھا اور نہ ہی مذہبی ذوق اور علمیت تھی۔ اپنے دور اقتدار میں مسلمان بادشاہوں نے اپنے رعایا خصوصاً ہندوؤں کے کیریکٹر میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ تبلیغ اسلام کی طرف توجہ دیتے شاید بارگاہ رب العزت سے دوام حاصل ہوتا۔ اور حالت کچھ اور ہوتی۔

انگریزوں کا تعلیمی منصوبہ

انگریز چاہتا تھا کہ تعلیم کے ذریعہ ہندوستانیوں خصوصاً ہندوؤں کے ذہنوں کو بدلا جائے چنانچہ اس غرض سے 1813ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی کی سفارشات پر قانون پاس ہوا اور اُس وقت اِس مد کے لئے سالانہ ایک لاکھ روپیہ منظور ہوا۔ اِس قانون کا پاس ہونا تھا کہ پادریوں کی فوج باہر سے آ کر ہندوستان میں داخل ہونا شروع ہوئی۔ تعلیم انگریزی کے ساتھ ساتھ عیسائیت کی اشاعت کے پہلے سے طے شدہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا گیا اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے مختلف شہروں میں اسکول اور کالجز کا اجراء کیا گیا۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کو تو تعلیم کی طرف توجہ نہیں ہوئی البتہ ہندوؤں نے خاصا فائدہ اٹھایا۔ اور عیسائیوں کی طرف سے اُن کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی رہی۔ لارڈ میکالے اپنے باپ کے نام لکھتے ہیں:

''اس تعلیم کا اثر ہندوؤں پر بہت زیادہ ہے کوئی ہندو جو انگیریزی دان ہے کبھی اپنے مذہب پر صداقت کے ساتھ قائم نہیں رہتا۔ بعض لوگ مصلحت کے طور پر ہندو رہتے ہیں مگر بہت سے یا تو موحد ہو جاتے ہیں یا مذہب عیسوی اختیار کر لیتے ہیں۔ میرا پختہ عقیدہ ہے کہ اگر تعلیم کے متعلق ہماری تجاویز پر عملدرآمد ہوا تو تیس سال بعد بنگال میں ایک بت پرست بھی باقی نہ رہے گا۔'' (مسلمانوں کا روشن مستقبل صفحہ 143)

سر فریڈرک ہیلڈے نے 1853ء میں یوں شہادت دی:-

''میں سمجھتا ہوں کہ ہندو کالج میں انجیل کی تعلیم اس قدر زیادہ ہے

کہ انگلستان کے کسی پبلک اسکول میں نہیں ہے۔''

(مسلمانوں کا روشن مستقبل صفحہ:141)

غرض عیسائیوں کی یہ منصوبہ بندی کتنی کامیاب تھی مندرجہ حوالہ جات سے بخوبی عیاں ہے۔ یہ منصوبہ بندی صرف ہندوؤں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ ہندوستان کے ہر مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے کے لئے بھی تھی تبھی تو سر چالس لٹر یویلسن نے لکھا ہے:۔

''میرا یقین ہے کہ جس طرح سے ہمارے بزرگ کل کے کل ایک ساتھ عیسائی ہو گئے تھے اسی طرح یہاں بھی سب کے سب ایک ساتھ عیسائی ہو جائیں گے ملک میں مذہب عیسوی کی تعلیم کے ذریعہ نفوذ کرے گی حتی کہ عیسوی علوم تمام سوسائیٹی میں اثر کر جائینگے تب ہزاروں کی تعداد میں عیسائی ہوا کریں گے۔'' (تاریخ التعلیم از سید محمود صفحہ 69)

یہ تھے حوصلے عیسائی منادوں کے۔ چنانچہ 1833ء کو امریکہ سے دو مشنری کلکتہ آئے اور ایک مشنری 1834ء کو لدھیانہ (پنجاب) آیا 1838ء کو پنجاب میں پہلا گرجا گھر تعمیر ہوا 1849ء میں لاہور میں ایک شاخ قائم کی گئی اس طرح عیسائیت کی تبلیغ کے لئے دروازے کھلتے گئے اور پھر کیا تھا فوج در فوج پادری بیرون ممالک سے آکر ہندوستان میں داخل ہوئے اور تمام مذاہب پر اُن کے حملے شروع ہوئے جو زبردست دل آزاری کا موجب بنے کیونکہ مذاہب پر حملے کے ساتھ ساتھ ہندوستانیوں کے تئیں سوائے تبدیلی مذہب کے نفرت ہی نفرت تھی۔ غرض اس طرح سے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ سے بہت پہلے انگریزوں نے ہندوستان میں اپنی پوزیشن خوب مظبوط بنالی تھی۔

سر سید احمد خان صاحب مرحوم فرماتے ہیں:۔

''سب کو یقین تھا کہ سرکار ہندوستانیوں کو مفلس کر کے عیسائی بنا لے گی۔ جس طرح 1837ء کے قحط میں یتیم لڑکوں کو عیسائی بنا لیا تھا۔ پادری گورنمنٹ سے تنخواہ پاتے تھے افسران معتمد اپنے ماتحتوں سے مذہبی باتیں کرتے تھے اپنی کوٹھیوں پر بلوا کر پادریوں سے مذہب کی تلقین کراتے تھے۔ پادری لوگ پولیس کانسٹبلوں کو ساتھ لے کر مسلمانوں کے وعظوں اور ہندوؤں کے کتھاوؤں میں جا کر اعتراضات کرتے تھے اور مذہبی پیشواؤں کی برائی اور ہتک کرتے تھے جس سے لوگوں کو دلی تکلیف پہنچتی تھی اس طرح چند قوانین جاری کئے گئے جن سے مذہب میں مداخلت ہوتی تھی۔ (ملخص اسباب بغاوت ہند صفحہ:120-123)

جب ایسے حالات پیدا کئے گئے تو 11 مئی 1857ء کو حکومت کے خلاف بغاوت کا علم بلند ہوا۔ لیکن یہ بغاوت جسکو جنگ آزادی کا نام بھی دیا جاتا ہے ناکام ہوئی۔ ہزاروں لوگوں کو قتل کیا گیا اور ہزاروں قید ہوئے۔ جائیدادیں ضبط کی گئیں اور لوگوں کو مفلوک الحال بنادیا گیا۔ پورے ہندوستان میں انارکی پھیلی۔ غلامی کا سیاہ دور شروع ہو گیا 1857ء کو ملکہ وکٹوریہ نے جب ایسٹ انڈیا کمپنی سے انتظام وانصرام اپنے ہاتھ میں لیا تو مذہبی آزادی کے ساتھ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوشش کا بھی اعلان کیا گیا۔ مغل شہنشاہ کو گرفتار کر کے رنگون کے شہر برما میں پابند قید کر دیا گیا۔ اس طرح مغلیہ دور کا خاتمہ بھی ہوا۔ 1857ء کے بعد انگریزوں نے ہندوستانیوں پر خصوصاً مسلمانوں پر مظالم شروع کئے اور اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا۔ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ ہندوؤں نے انگریز کے تعلیمی منصوبہ سے فائدہ اٹھایا جبکہ مسلمان آپسی رسّہ کشی کے شکار رہے اور تعلیم کی طرف چنداں توجہ نہ دی نتیجۃً ہندوؤں کو ملازمتیں مل گئیں جبکہ مسلمان اقتصادی بدحالی کے شکار ہوئے۔ انگریز نے ہندوؤں کی سرپرستی کی اور مسلمان کو معاشی اور اقتصادی لحاظ سے یا تو اپنی غلطی کی وجہ سے یا جان بوجھ کر کچلا گیا۔

انگلستان میں ہندوستانیوں کو عیسائی بنانے کے منصوبے

مسلمانوں کو سیاسی زوال کے ساتھ ساتھ اقتصادی بدحالی کا سامنا تھا۔ عیسائی منادوں نے اپنے مذہب کو عروج بخشنے کے لئے مختلف اسکیمیں تیار کیں اس طرح اُن کو غیر معمولی کامیابیاں بھی ملتی رہیں اس قسم کے

پروگرام تمام دنیا میں فرزندان اسلام کو عیسائیت کے حلقہ بگوش اور تثلیث کا پرستار بنانے کے لئے انہوں نے بنائے جا بجا مشن قائم کئے اور اپنی کامیابیوں اور مسلمانوں کی زبوں حالی دیکھ کر عیسائیوں کے حوصلے بہت بلند تھے۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ بہت ہی تھوڑے عرصہ میں اسلامی دنیا خاص کر عیسائیت کے آغوش میں آجائے گا۔ امریکہ کے مشہور پادری جان ہنری بیروز کے لیکچروں سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے وہ کہتے تھے۔

''اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان میں ضوافگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتحال پیش خیمہ ہے اُس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں (یعنی حجاز میں ناقل) بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں اس حق وصداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔'' (بیروز لیکچرز صفحہ:42)

مذکورہ لیکچر جان بیروز نے انیسویں صدی کے نصف آخر میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں دئے تھے۔

مولانا آزاد لکھتے ہیں:

''1857 کے انقلاب نے مسلمانوں کے ہر ایک نظم کو پارہ پارہ کر دیا اور اُن کے تمام امتیازات کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔''

(آزاد مورخہ 26 جنوری 1958ء صفحہ 2 کالم 2)

ہندوستان میں عیسائیوں نے ملحد اور بے دین کرنے والے فلسفہ پر مشتمل لٹریچر کا جال پھیلا دیا۔ اسلام کے رد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر مشتمل دلآزاد کتابیں اور اشتہارات کروڑوں کی تعداد میں عیسائیوں اور آریوں کی طرف سے شائع کئے گئے تھے جن سے متاثر ہو کر بڑے بڑے عالم اسلام سے برگشتہ ہوگئے تھے آگرہ کی شاہی مسجد کے امام وخطیب مولوی عماد الدین صاحب پادری عماد الدین بن گئے۔ ان کے علاوہ اور بہت سارے جانے پہچانے مولوی صاحبان اپنی علمی کم مائیگی اور بے بسی کے عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے اور عیسائی پادری بن گئے، اُن علماء میں چند ایک کے نام یوں ہیں قاضی صفدر علی۔ مولوی عبد الرحمٰن مولوی نظام الدین مولوی حسام الدین بمبئی، مولوی عبد اللہ بیگ، مولوی سید علی، مولوی حمید الدین، مولوی کرم الدین مولوی رجب علی اور مولوی عبد اللہ بھی عبد اللہ آتھم بن گئے۔ اسی طرح آریہ پنڈتوں نے بھی مسلمانوں کے ''شدھی کرن'' کا بیڑا اُٹھایا تھا اور سخت نازک اور تکلیف دہ حالات تھے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ بانی جماعت احمدیہ کی للکار

ایسے ناگفتہ دور میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ ایسے مرد میدان اور مردِ مجاہدین بن کر سامنے آئے۔ جن کی تاب نہ لا کر دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور دانت کھٹے ہوئے۔ آپ میدان کارزار میں سینہ سپر ہو کر تمام دشمنان اسلام کے مقابل آئے اور ہمیشہ کے لئے اُن کو ساکت کر دیا۔ چنانچہ مولانا امداد صابری صاحب مجاہدین ردنصاری کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

''1876 میں آپ نے جب اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ حکومت کے سایہ میں نہایت پرزور مشنیری کام کر رہی اور صلیبی مذہب ساری دنیا میں ایک طوفان عظیم کی طرح جوش مار رہا تھا۔ اس وقت مرزا جی نے 'براہین احمدیہ' کتاب لکھی جس کے چار حصے ہیں اس کتاب کا ذکر حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ نے ردنصاریٰ کی فہرست میں اِن الفاظ میں کیا ہے:

''اس عمدہ اور مبسوطہ کتاب میں دو طریقے سے مذہب اسلام کی حقانیت ثابت کی ہے اول تو تین سو دلائل عقلیہ سے، دوم ان آسمانی نشانیوں سے جو سچے دین کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ضروری ہیں حق تو

یہ ہے کہ اثبات حقیقت اسلام میں یہ عمدہ کتاب ہے۔'' (فرنگیوں کا جال صفحہ: 431 تا 432 طبع دوم) مولانا مونگیری صاحب نے اپنی کتاب پیغام محمدی حصہ اول مطبوعہ 1313ھ کے صفحہ 306 پر کتاب براہین احمدیہ کی نسبت یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ ''عیسائیوں کے مقابلہ میں جو کچھ لکھا گیا اُس کا جواب کسی پادری سے نہ ہوسکا۔''

مولوی سید محمد میاں صاحب ناظم جمیعت علماء ہند نے تسلیم کیا کہ:

''رد عیسائیت بظاہر ایک واعظانہ اور مناظرانہ چیز ہے جس کو سیاست سے بظاہر کوئی تعلق نہیں لیکن غور کرو جب حکومت عیسائی گروہ جس کا نقطہ نظر ہی یہ ہو کہ سارا ہندوستان عیسائی مذہب اختیار کرے اور اس کی تمنا دلوں کے پردوں سے نکل کر زبانوں تک آرہی ہو۔ اور بے آئین اور جابر حکومت کا فولادی پنجہ اس کی امداد کر رہا ہو تو یہی تبلیغی اور خالص مذہبی خدمت کس قدر سیاسی اور کتنی زیادہ سخت اور صبر آزما بن جاتی ہے۔ بلاشبہ رد عیسائیت کے سلسلہ میں ہر ایک مناظرہ، ہر ایک تبلیغ، ہر ایک تصنیف اغراض حکومت سے سراسر بغاوت تھی۔'' (علمائے حق اوران کے مجاہدانہ کارنامے صفحہ: 26)

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں:

دیباچہ تفسیر القرآن مولانا اشرف علی صاحب تھانوی صفحہ: 30 ایڈیشن 1934ء پر ہے:

''ولایت کے انگریزوں نے روپے کی بہت بڑی مدد کی اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ (پادری بیروز)

....تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور پادری اور اُس کی جماعت سے کہا عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکا ہے اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں....اس ترکیب سے اُس نے نصرانیوں کو اتنا تنگ کیا کہ اُن کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اُس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دی۔''

یہ وہ عظیم جہاد تھا جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے انجام دیا اور رہتی دنیا تک یاد کیا جائے گا۔ افسوس تعصب زدہ معترضین کو نظر نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر بھیجا تھا۔ آپ کا عظیم منصب اسلام کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال دنیا میں ثابت کرنا تھا۔ آپ کو اپنی حین حیات میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی سرفرازی عطا فرمائی 1894ء کو پادریوں کی ایک عالمی کانفرنس کے سامنے لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے نہایت درجہ گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ:

''اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے اُن لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آرہا ہے اور اس جزیرے میں بھی کہیں کہیں اُس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں...یہ اُن بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بناء پر محمدؐ کا مذہب ہماری نگاہ میں قابل نفرین قرار پاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمدؐ کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جارہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ (The official report of the conference of the anglion communion 1994, page 64، بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ: 3)

یہ تو آپ کی زندگی کا واقعہ ہے آپ کی وفات کے بعد ہندوستان کے بڑے بڑے مذہبی اور سیاسی لیڈروں نے آپ کے مجاہدانہ کارناموں کو خراج عقیدت پیش کیا اور غیر مذاہب پر آپ کی نمایاں کامیابی کا واضح لفظوں میں اقرار کیا۔ چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد نے (جو بعد کو امام الہند سے موسوم ہوئے) لکھا:

''مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانو کو ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا۔ کہ انکا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہو گیا اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ انکی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تا کہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔''

''اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔''

''غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اسوقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔'' ''مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں حکم و عدل ہوں.... لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابل پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں مخصوص قابلیت تھی۔''

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 14)

خلافت اولیٰ کے زمانہ میں کاروان احمدیت اور آگے بڑھا اور مسلمانوں کے مختلف عناصر کو محسوس ہونے لگا کہ اسلام کی آئندہ ترقی جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ چنانچہ امرتسر کے ایک نامور جرنلسٹ (مسٹر محمد اسلم) محض اس خیال کا اندازہ لگانے کے لئے قادیان پہنچے۔ سیدنا نورالدینؓ کے درس سے فیض یاب ہونے کے علاوہ جماعت احمدیہ کے افراد کا قریب سے مطالعہ کیا اور پھر واپس آ کر ایک طویل مضمون میں اپنے تاثرات قلمبند کئے جن میں لکھا کہ:

''عالم اسلام کی خطرناک تباہ انگیزیوں نے مجھے اس اصول پر قادیان جانے پر مجبور کیا کہ احمدی جماعت جو بہت عرصہ سے یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ وہ دنیا کو تحریری وتقریری جنگ سے مغلوب کر کے اسلام کا حلقہ بگوش بنائے گی آیا وہ ایسا کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔''

مسٹر اسلم نے قادیان میں جا کر کیا دیکھا اس کی تفصیل میں انہوں نے بتایا کہ:

''جو کچھ میں نے احمدی قادیان میں جا کر دیکھا وہ خالص اور بے ریاء توحید پرستی تھی اور جس طرف نظر اٹھتی تھی قرآن ہی قرآن نظر آتا تھا۔ غرض قادیان کی احمدی جماعت کو عملی صورت میں اپنے اس دعویٰ میں کہیں بڑی حد تک سچا ہی سچا پایا کہ وہ دنیا میں اسلام کو پُر امن صلح کے طریقوں سے تبلیغ واشاعت کے ذریعے ترقی دینے کے اہل ہیں اور وہ ایسی جماعت ہے جو دنیا میں عموماً قرآن مجید کے خالصتاًلِلّٰہ پیرو ہیں اور اسلام کی فدائی ہے اور اگر تمام دنیا اور خصوصاً ہندوستان کے مسلمان یورپ میں اشاعت اسلام کے ان اداروں کی عملاً مدد کریں تو یقیناً یورپ آفتاب اسلام کی نورانی شعاعوں سے منور ہو جائے گا اور اس خونخوار مسیحیت کو جو اپنے مادہ پرست نام لیوا بچوں کی بوالہوسی کو پورا کرنے کی خاطر اسلامی ممالک تاخت وتاراج کرنے اور اسلام کا نام دنیا سے مٹانے پر تلی پڑی ہے اس طریقے سے شکست فاش ہو گی۔''

(بدر 13 مارچ 1913ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱)

سیدنا حضرت خلیفہ اولؓ کے وصال کے بعد حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ خلافت پر متمکن ہوئے تو اسلام کی تبلیغ واشاعت کا ایک عالمگیر نظام قائم ہو گیا اور اب امریکہ، یورپ، افریقہ آسٹریلیا اور ایشیا غرض یہ کہ سبھی براعظموں میں حکومت اسلامی کی روحانی بنیادیں نہایت سبک رفتاری سے ابھر رہی ہیں۔ دوسری جانب عیسائیت کے تعمیر کردہ آہنی قلعے ایک ایک کر کے مسمار ہو رہے ہیں جن کا اقرار خود عیسائی مشنوں کو ہے اور وہ اپنی

شکست کے آثار دیکھ کر ہر طرف عجیب سراسیمگی، اضطراب اور وحشت کا اظہار کر رہے ہیں۔ چند تاثرات ملاحظہ ہوں:

افریقہ (مشہور پادری ڈاکٹر زویمر)

''مسلمانوں کے قدیم فرقے جو یورپین قوموں سے کھلے جنگ کے حامی تھے ایک ایک کر کے میدان سے ہٹ گئے ہیں اوران کی جگہ اب فرقہ احمدیہ لے رہا ہے۔ جس نے لیگوس، نائیجیریا اور مغربی افریقہ کے مرکز سے تمام فرانسیسی مغربی افریقہ پراثر جمالیا ہے۔''

(رسالہ مسلم ورلڈ۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱)

سیرالیون میں امریکن مشن کے پادری مسٹر ویورڈ گار نے لکھا:

''جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے جو اسلامی کمک یہاں پہنچی ہے اس سے روکوپور کے نواحی علاقہ میں اس جماعت کی مضبوط مورچہ بندی ہوگئی ہے اور اب عیسائیت کے مقابل میں تمام تر کامیابی اسلام کو نصیب ہو رہی ہے۔ مثال کے طور پر اس مقابلہ کی صف آرائی کے نتیجہ میں تھوڑا عرصہ ہوا۔ شہر کامیہ میں امریکن عیسائی مشن بند کرنا پڑا۔''

(اخبار ویسٹ افریقن فروری 1947۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱)

حرف آخر

آخر میں ہم اُن لوگوں سے جو معترض ہیں گذارش کرتے ہیں کہ خدا را غور کریں۔ پھر غور کریں۔ پھر غور کریں، تعصب کی عینک اُتار کر سوچیں کہ کیا ''مطلب کا آدمی'' ''خود کاشتہ پودا'' انگریز کا ایجنٹ اور غلام ایسے ہی ہوا کرتے ہیں کہ جن کے وہ ایجنٹ ہیں اُن کے غلط اعتقادات جن کو انہوں نے مذہب سمجھا ہے اور جس کی تشہیر وہ دنیا بھر میں کرتے ہیں اُن کی اِس غلط سوچ کی بیخ کنی کرتا پھرے اور اُن کو حلقہ بگوش اسلام کرے آپ جانتے ہیں کہ عیسائیت کا بنیادی عقیدہ کفارہ ہے یہی وہ عقیدہ ہے جس کے تحت وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کا بیٹا ہے۔ اور وہ خدا کے داہنی جانب الآن کما کان زندہ بیٹھا ہے۔ مسلمانان عالم سوائے معدودے عوام و خواص، دانشور اور علماء اُن کی اعتقاداً اس مسئلے میں تائید کرنے والے اور تصدیق کرنے والے ہیں۔ حضرت مامور زمانہ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام تن تنہا اُن کو للکار کر کہتے ہیں کہ تم سب کا یہ عقیدہ غلط ہے۔ حضرت عیسیٰؑ ایک انسان تھے اور اپنی زندگی گذار کر وفات پا چکے ہیں۔ آپؑ مامور تھے جو بات غلط تھی اُسکی پُر زور تردید کی جو صحیح تھی اُسکی تائید کی۔ بھلا بتاؤ تو سہی انگریز کے خوشامدی تم ہو یا حضرت مرزا صاحب؟ انگریز کے ایجنٹ تم ہو یا حضرت مرزا صاحب؟

﴿باقی آئندہ﴾

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230
N
O.A.N. Doors & Steels
All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.
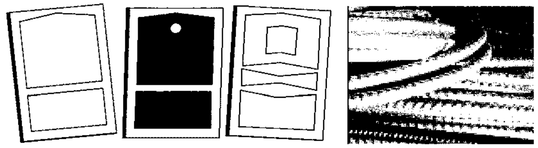
T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

حج بیت اللہ کی تطہیر بذریعہ بانی اسلام ﷺ

............﴿از نیاز احمد نائک، استاد جامعہ احمدیہ قادیان﴾............

الحج کے لغوی معنی ہیں قصد کرنا، بار بار آنا اور متوجہ ہونا اور اصطلاحِ شریعت میں بیت اللہ کی زیادت کرنا اور اس سے متعلقہ اعمال، طواف وغیرہ بجالانا۔(فتح الباری جزء:3 صفحہ:476)

ہر عمارت کی تعمیر کا مقصد و مدعا ہوتا ہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی شخصی ہو یا قومی یا بین الاقوامی اس تعمیر کے بانی اور معمار کی سیرۃ اس کے اغراض و مقاصد سے نمایاں ہوتی ہے بیت عتیق یعنی بیت اللہ کی تعمیر و تاسیس کی غرض و غایت کو خداتعالیٰ نے کچھ یوں بیان کیا ہے:-

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ. (آل عمران:97) ترجمہ یقیناً پہلا گھر جو بنی انسان (کے فائدہ) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بَکّہ میں ہے۔ وہ مبارک اور باعث ہدایت بنایا گیا ہے تمام جہانوں کے لئے۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اس گھر کی تعمیر کا مقصد انسانیت کی نفع رسانی اور خیر تھا پھر یہ وضاحت کی گئی کہ یہ تمام عالمین کے لئے ہدایت کا مرکز ہے۔ اس ہدایت کے مرکز کو قرآن کریم میں بیت العتیق، بیت المعمور، مسجد حرام، بیت اللہ کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ بیت اللہ کے معمار اوّل کا نام مذکور نہیں ہے۔ البتہ مرور زمانہ سے خالصۃً للہ بنایا گیا یہ گھر منہدم ہو گیا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اسکی بنیادوں کو ان دعاؤں اور مناجات کے ساتھ استوار کیا۔

''اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت (پیدا کردے) اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول معبوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اسکی) حکمت بھی سکھائے اور انکا تزکیہ کردے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے ایک عظیم مُزکّی کے ظہور کی دعا فرمائی جسکے تزکیہ کا دائرہ وسیع اور عام ہو۔ اور کعبہ کی تطہیر و تنزیہہ کا کام اسکا منصب اولین ہو۔ اسی مزکی اعظم کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے لختِ جگر اور رفیقِ حیات کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑا۔ اسی مطہر الدنیا کے لئے حضرت ابراہیم اور اسماعیلؑ سے خداتعالیٰ نے یہ عہد لیا تھا:

وَعَھِدْنَا اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ. (السجدہ:126)

ترجمہ ''اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب پاک وصاف بنائے رکھو۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیلؑ نے تطہیر کعبہ کے اس عظیم المرتبت مشن کو بخوبی نبھایا۔ لیکن امتداد زمانہ کے باعث حج بیت اللہ میں مختلف النوع بدعات اور رسومات راہ پاگئیں۔ توحید کے لئے بنائے گئے اس بیت اول میں اصنام پرستی شروع ہوگئی۔ اب آنحضرتؐ کا فرض منصبی کعبہ اور حج کعبہ کی تطہیر تھی اسلئے آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرہ:150)

اور جہاں کہیں سے بھی تو نکلے اپنی توجہ مسجد حرام ہی کی طرف پھیر۔ یعنی جہاں کہیں بھی تم ہو تمہارا محور، مرکز کعبہ کی تطہیر اور تولیت ہو۔

ہجرت کے دوسرے یا تیسرے سال مسلمانوں پر حج فرض قرار دیا گیا۔ اور فریضہ حج کے متعلق نئے نئے اصلاحی احکامات نازل ہونے شروع ہوئے تاکہ بدعات اور غیر مشروع حرکات کی بیخ کنی کی جائے اور اس عظیم المنفعت عبادت میں داخل شدہ خس وخاشاک کو صاف کیا جائے۔

جیسا کہ پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے کہ حج کا فریضہ آنحضرتؐ کے ظہور سے قبل بھی رائج تھا لیکن امتدادِ زمانہ اور نورِ نبوت سے بُعد کے باعث حج کی اصل غرض وغایت مفقود ہو کر بدعات اور رسومات نے اپنا ڈیرہ جما لیا تھا۔ آنحضرتؐ نے تزکیہ کا جو کام سرانجام دیا اسکی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

حج کا مقصد ذکرِ الٰہی اور تقرب الی اللہ تھا۔ لیکن امتدادِ زمانہ کے ساتھ اسے اپنے ذاتی فضائل اور مفاخر کے بیان کرنے کا ذریعہ قرار دے دیا گیا تھا۔ اور حج کی تقریب میں ہر قبیلہ اپنے اسلاف کے تذکرے فخر ومباہات سے کرتا تھا۔ قرآن کریم عربوں کی انہیں عادات ومراسم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا. (البقرہ:201) ترجمہ پس جب تم اپنے (حج کے) ارکان ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ ذکر۔''

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مناسک حج ادا کر چکنے کے بعد خاندانی مفاخر کے تذکرے ہوتے تھے جو انسان کو تکبر اور رعونت کی رہنمائی کرتے تھے۔ حضورؐ نے اس بازارِ مفاخرت کی منڈی کو ذکر اللہ سے تبدیل کر دیا۔ نہ صرف تبدیل کیا بلکہ فرمایا کہ اس ذکر مفاخرت آباء سے بھی بہت بڑھ کر ذکرِ الٰہی کرو اسلئے کہ حج کا مقصد ہی یہ تھا اور ہے کہ انسان اللہ کے قریب ہو۔

طواف کعبہ میں قریش نے اپنی امتیازی خصوصیت کو نمایاں کرنے کے لئے ایک نہایت شرمناک طریق رائج کر دیا تھا کہ سوائے قریش کے دوسرے قبائل کے لوگ طواف کرتے وقت برہنہ ہوتے تھے اس مقصد کے لئے خانہ کعبہ میں لکڑی کا ایک تختہ رکھا ہوا تھا جس پر لوگ کپڑے اتار کر رکھ دیتے اور طواف کرتے۔ قریش کپڑے پہن کر طواف کرتے تھے ستر پوشی کے لئے قریش استعار کپڑے دے دیتے تھے اور جسکو نہ ملے وہ برہنہ طواف کرتا تھا۔ آنحضرتؐ نے زمانہ جہالت کی اس بے حیائی کو دفع و دور کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔

يَا بَنِىْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف:32)

اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت ساتھ لے جایا کرو۔

یہاں لفظ زینت ہے اور قرآن کریم نے سورۃ اعراف آیت 26 میں لباس کو زینت قرار دیا ہے۔ لہذا اس آیت میں ملبوس ہو کر طواف کرنے کی تلقین وتاکید کی گئی ہے۔ آپؐ نے 9 ہجری کے موسم حج میں حضرت ابوبکرؓ کو مامور کر کے بھیجا کہ وہ اعلان کریں کہ آئندہ کوئی شخص برہنہ طواف نہ کرنے پائے۔ اور یہ آپکی قوت تاثیر تھی کہ اس اعلان کے ساتھ اس قدیم رسم جہالت کا خاتمہ ہو گیا۔

قریش نے مفاخرت نسبی وقومی کے سلسلہ میں اپنے لئے یہ امتیاز خصوصی بھی قرار دیا تھا کہ برخلاف دوسرے لوگوں کے وہ حدودِ حرم کے اندر سے باہر نکلنے میں اپنی کسرِ شان سمجھتے تھے۔ جہاں تمام لوگ عرفات میں قیام کرتے تھے قریش مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے۔ آنحضرتؐ نے اس عظیم المنفعت عبادت کی تطہیر کی اور قومی مفاخرت کے تمام بتوں کو توڑا اور مساوات عامہ قائم کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر حکم دیا کہ تمام انسان ایک ہی جگہ سے کوچ کریں۔ فرمایا:

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاستغفرو اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْم (البقرہ:199)

پھر جہاں سے دوسرے لوگ چلتے ہیں تم بھی چلو اور استغفار کرو۔ بے شک اللہ غفور اور رحیم ہے۔

اس حکم کے بعد وہ قدیم رسم جہالت جو تکبر ورعونت پیدا کرتی تھی اور مساوات انسانی کے مخالف تھی دور ہو گئی۔

حج بیت اللہ میں یہ سقم بھی واقع ہو گیا تھا کہ اِس نے ایک میلے کی سی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ اور اس میں وہ تمام برائیاں جمع ہو گئی تھیں جو ایسے اجتماعوں میں ہوتی ہیں۔ روحانیت کے بجائے نفسانیت اور اس کے تقاضوں

کی ہنگامہ آرائی ہوتی تھی۔ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے علم پا کر ان تمام قباحتوں کو دور کر دیا اور امر الٰہی سے حکم دیا کہ:

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الحَجِّ۔ (البقرہ:198)

پس جس نے ان (مہینوں میں) حج کا عزم کیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا جائز نہیں ہوگا۔

اس آیت میں تین باتوں سے منع کیا گیا ہے۔ اول اس قسم کی باتیں جن سے جنسی تعلقات کی تحریک ہوتی ہو اشارۃً یا کنایۃً کسی رنگ میں بھی اظہار نہ ہو۔

دوم ہر قسم کی بدزبانی جس کی انتہا گالی گلوچ ہوتی ہے اس سے بھی انسان تقویٰ کی راہوں سے دور چلا جاتا ہے اور اس پر تیسری صورت جدال کی پیدا ہو جاتی ہے اسلئے اس سے بھی روک دیا۔ اس طرح مقصد حج اور غایت کعبہ کو آپؐ نے اپنے بامِ عروج تک پہنچا دیا۔

اہل یمن خصوصیت سے حج کے لئے جب سفر کرتے تو کسی قسم کا زادِ راہ نہیں لیتے تھے اور اسکو اپنے توکل علی اللہ کا مظاہرہ قرار دیتے تھے اور اس حالت کا نتیجہ یہ ہوتا کہ گداگری کرنی پڑتی۔ یہ بدرسم جرائم کی محرک بن جایا کرتی تھی۔ دستِ سوال دراز کرنے سے عزت نفس کو صدمہ پہنچتا ہے۔ آنحضرتؐ نے اس اخلاقِ رزیلہ کو دور کرنے کے لئے یہ ہدایت دی:

وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَيرَ الزادِ التَّقوىٰ وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِي الالباب (البقرہ:198) اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

مناسک حج کے بعد واپس آنے والے لوگوں میں دو قسم کے لوگ تھے اور دونوں ہی اپنے طریق عمل کو صحیح قرار دے کر دوسرے کو گنہگار قرار دیتے تھے۔ ایک تو وہ لوگ تھے جو کہتے تھے ایام تشریق میں جو لوگ واپس ہوتے ہیں وہ گناہ گار ہیں اور انکے مقابل وہ تھے جو واپس میں دیر کرنے والوں کو گنہگار بتاتے تھے۔ چونکہ اس عجلت وسرعت اور تعویق وتاخیر میں فی الحقیقت کوئی گناہ نہ تھا اس لئے قرآن کریم نے فیصلہ کیا کہ دونوں حالتوں میں کسی نے گناہ کا ارتکاب نہیں کیا تعجیل بھی درست ہے اور تاخیر میں بھی کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ فرمایا:

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يومَيْنِ فَلا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَاَخَّرَ فَلا اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى. (البقرہ:204)

ترجمہ پس جو عجلت کرکے (ایام تشریق کے) دو ہی دنوں میں واپس آیا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اس نے تقویٰ اختیار کیا ہو تقویٰ اس کیفیت قلب کا نام ہے جسکی وجہ سے انسان کو گناہوں سے نفرت اور نیکی سے محبت اور رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کا قیام اور وقوف بھی اس مقصد سے ہو۔ اور یہی وہ حقیقت ہے جو **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيّات** کے اندر کام کرتی ہے۔

منجملہ دوسری بدعات اور توہمات کے ایک یہ بات بھی تھی کہ عرب کے مشرکین میں یہ رسم تھی کہ حج کے مہینے کا چاند دیکھ کر احرام باندھ لینے کے بعد اگر گھروں میں داخل ہونا چاہتے تو گھر کے دروازے سے نہ آتے بلکہ گھر کے پیچھے سے پھاند کر یا دیوار توڑ کر آتے اسلام نے اس توہم پرستی کو دور کیا اور قرآن مجید میں فرمایا:

لَيْسَ الْبِرَّ بِاَنْ تَاتُوا البُوُتَ مِن ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ لْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا لْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْن. (القبرہ:190)

ترجمہ گھر کے پیچھے سے آنا کوئی نیکی نہیں، نیکی تو اسکی ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور گھروں میں گھر کے دروازہ سے داخل ہوا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

یہ بھی ایک دستور تھا کہ بعض لوگ جو حج کو جاتے تھے وہ تجارت کو ممنوع قرار دیتے اور جو تجارت کے لئے جاتے تھے وہ حج نہیں کرتے تھے۔ یہ دونوں باتیں اپنے اندر افراط اور تفریط کا رنگ رکھتی تھیں جو لوگ تجارت کے لئے آتے وہ شعائر اللہ کو چھوڑ کر ایک میلہ کی سی حیثیت دے دیتے۔ ان دونوں طریقوں کے نقصانات کو پیش نظر رکھ کر آنحضرتؐ کے ذریعہ اسکی اصلاح کچھ یہ کہہ کر کی گئی۔

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضلاً مِّن رَّبِّکُمْ. (البقرہ:199) یعنی تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں کہ (حج کے زمانہ میں) اپنے رب کے فضل کو تلاش کرو۔ یعنی بذریعہ تجارت کچھ نفع حاصل کرلو۔

اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ محض تجارت کے خیال سے آئے تھے وہ رعایت تقویٰ نہ رکھ سکتے تھے اور جس طرح پر دوسرے میلوں میں یا ایام جاہلیت کے بازاروں میں ہر قسم کی یہ بدعنوانیاں ہوتی تھیں اور وہ اس قسم کے رنگ میں رنگین ہوتے اور لہو ولعب اپنا شعار بنا لیتے۔ غرض مقصد حج مفقود ہو چکا تھا۔ آنحضرتؐ کے دل میں اسکے لئے بڑا اضطراب تھا۔ آخر وہ وقت آ گیا جب اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم سے ان بشارات کے موافق جو پہلے سے دی گئی تھیں مکہ فتح ہو گیا اور دوسرے سال اصلاحات کا آغاز ہو گیا اور اس طرح پر ایک بار پھر اس امر الٰہی کی تجلی کا ظہور ہوا جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو دیا گیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک کرو۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے متعلق بھی اختلاف تھا انصار صفا اور مروہ کا طواف نہ کرتے تھے اور ایک کثیر حصہ عرب کا صفا اور مروہ کا طواف کرتا تھا اس اختلاف کو حضورؐ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر دور کیا۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِن شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْم. (البقرہ:159)

ترجمہ: بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے نشانات میں سے ہیں پس جو شخص حج یا عمرہ کی نیت سے اس گھر (کعبہ) کا قصد کرے تو اسکے لئے کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی بشاشت قلب سے نیکی کا کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اسکی قدر کرنے والا اور علیم ہے۔

اس وحی الٰہی نے اس اختلاف کو مٹا کر ایک اصل پر سب کو متحد کر دیا اور سعی بین الصفا والمروہ کو ارکان حج میں داخل کر کے حج بیت اللہ کی ایک اور رنگ سے تطہیر کی گئی۔

احادیث میں متعدد ایسے واقعات بیان ہوئے ہیں جن میں حج بیت اللہ کے طریق مختلف عجیبہ نظر آتے ہیں۔ مثلاً آنحضرتؐ نے دیکھا کہ ایک شخص نے ناک میں نکیل ڈالی ہوئی ہے اور اسے ایک شخص پکڑ کر کھینچ رہا ہے اور طواف کر رہا ہے۔ حضورؐ نے اسکی نکیل کٹوا دی۔ اور ایک بار آپ نے دیکھا کہ دو شخص ایک رسی پر جڑے ہوئے ہیں اور جب ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ نذر مانی تھی کہ اس طرح پر جڑے ہوئے حج کرینگے۔ آپؐ نے فرمایا اس شکنجہ کو دور کرو یہ نذر نہیں ہے۔ نذر وہ ہے جس سے خدا کی ذات مقصود ہو۔

غرض اس قسم کی متعدد بدعات اور توہمات نے مناسک حج میں راہ پالی تھی آپؐ نے ان تمام طوق واغلال سے خلاص بخشی۔ آپ نے کعبہ کو اصنام سے پاک کر کے اسکی حرمت حقیقی کو دوبارہ قائم کیا بلکہ اسکو دوبالا کر دیا۔ مشرکین کو نجس قرار دیا گیا۔ اس لئے مشرکین اپنے مشرکانہ عقائد کا اظہار یا ارتکاب قیامت تک خانہ کعبہ میں نہیں کر سکتے۔ آج تولیت کعبہ اور کعبہ کی کلید برداری ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جنہوں نے زمانہ کے امام کو نہیں مانا ہے۔ انکا کعبہ کا محافظ ومتولی ہونا انکو مسیح موعود کی بیعت سے مستغنی نہیں کرتا۔ جیسا کہ مکہ والوں کو آنحضرتؐ پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا اور کعبہ کی عمارت کو آباد کرنا انکو کچھ فائدہ نہ دینے والا قرار دیا گیا۔ قرآن کریم میں آتا ہے:-

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَاجِّ وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ. (التوبۃ:19)

ترجمہ: کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی دیکھ بھال کرنا ایسا ہی سمجھ رکھا ہے جیسے کوئی اللہ پر ایمان لے آئے اور آخرت کے دن پر بھی۔‘‘

اس طرح تولیت کعبہ عربوں کو حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے سے مستغنی نہیں کر سکتی۔ اس زمانہ میں کعبہ کی تولیت اور تطہیر کی حقیقی مصداق حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ دن جلد رونما ہوں جب خلیفۃ المسیح خانہ کعبہ میں امامت کے فریضہ کو سرانجام دیں اور عرفات کے میدان میں امت مسلمہ کو مخاطب کریں۔ آمین ثم آمین

☆☆☆

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

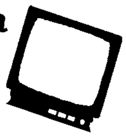

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

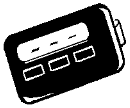
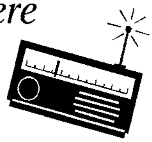

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Laiq Ahmad Farooqi (Prop.)

FAROOQI ARTS

Cell : 9829405048
9814631206
O) 0141-4014043
R) 0141-2305668

Lucky Enterprises

We Deals In : *Sticker Roll *Grinding Wheel *Belt, felt *Gun *China Books *Abrasive Stone *U. V. Glue *Cerium Oxide *Colours *Glass Cutter *All Glass Tools & Various Allied *Crystal Acid *Chemicals & Acids.

597, Jailal Munshi Ka Rasta,
Chandpole Bazar, Jaipur-1,
E-mail : lucky08_dec@yahoo.com

Zishan Ahmad Amrohi
(Prop.)

Cell : 9720171269, 9720001269

ADNAN GARMENTS (INDIA)
(Jackets, geans Pants etc.)

ADNAN ELECTRONICS
(12 Volt D.C. Table Fan Manufacturing)

SHAN TRADING COMPANY
Wholesaler of
TANDU LEAVES AND TOBACCO

Ghar Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

حج پر نہ جانے پر اعتراض

حج کے لئے نہ جانے کی وجہ ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے؟

فرمایا:-

''یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ میں رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے؟ اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے؟ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اوّل ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دے گا تا کہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ:248)

ایک اور موقعہ پر اسی اعتراض پر فرمایا:

''کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو خدمت خدا تعالیٰ نے اوّل رکھی ہے اس کو پس انداز کر کے دوسرا کام شروع کر دیوے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عام لوگوں کی خدمات کی طرح ملہمین کی عادت کام کرنے کی نہیں ہوتی۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی سے ہر ایک امر کو بجالاتے ہیں۔ اگر چہ شرعی تمام احکام پر عمل کرتے ہیں مگر ہر ایک حکم کی تقدیم و تاخیر الٰہی ارادہ سے کرتے ہیں۔ اب اگر ہم حج کو چلے جاویں تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنیوالے ٹھہرینگے اور مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (ال عمران:98) کے بارے میں کتاب حجج الکرامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہے۔ حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہیں اُن کی کئی نمازیں فوت ہوتی ہیں۔ ماموریں کا اوّل فرض تبلیغ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم 13 سال مکہ میں رہے آپؐ نے کتنی دفعہ حج کئے تھے؟ ایک دفعہ بھی نہیں کیا تھا۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ:280)

☆☆☆

Cell : 9943720000

National Mobiles

Accessories & Spares

9, Perumal Chetty Street,
Pollachi - 642 001,

21/3, Krishna Samy Street,
Pollachi - 642 001,

17/7, Karumathampatti,
Somanur - 641 659,

479, Anupparpalalyam,
Thirupur - 641 652.

TAMIL NADU

ایامِ حج میں قبولیتِ دعا کا ایک ایمان افروز واقعہ

(از قلم حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب)

مارچ 1967ء میں حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی چودھری صاحب کے عزیز مکرم چودھری انور احمد صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ بھی حج میں ہمراہ تھیں۔ واقعاتِ حج کے سلسلہ میں محترم چودھری صاحب لکھتے ہیں:۔

''عرفات کو جاتے ہوئے ایک دن رات منیٰ میں قیام ہوتا ہے پانچ نمازیں یہاں ادا ہوتی ہیں۔عزیز انور احمد اور مَیں عصر کی نماز کے بعد جب اپنی قیام گاہ پر واپس آئے تو عزیزہ امینہ نے کہا آج گرمی کی شدت تکلیف دہ محسوس ہو رہی ہے۔ اس پریشانی میں مَیں نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا کی ہے معلوم نہیں ایسی دعا جائز بھی ہے یا نہیں۔ میرے دریافت کرنے پر بتلایا مَیں نے کچھ اس رنگ میں دعا کی ہے'' الٰہی ہم تیرے عاجز بندے ہیں اور تیری رضا کے حصول کے لئے تیرے فرمان کی تعمیل میں بیت اللہ کے حج کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ جہاں تو نے فرمایا ہے طواف کرو ہم نے طواف کیا ہے۔ جہاں تو نے فرمایا ہے سعی کرو ہم نے سعی کی ہے۔ جو جو تیرے فرمان ہیں وہ سب تیری عطا کردہ توفیق سے بجالائیں گے لیکن ہم آخر تیرے مہمان ہیں۔ گرمی کی شدت ہو رہی ہے کل ہم سب عرفات کے میدان میں حاضر ہونگے تجھے سب قدرت ہے تو رحم فرما اور کل کا دن ٹھنڈا کر دے۔'' مَیں نے کہا ایسی دعا بیشک جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ مالک ہے لیکن اپنے بندوں کی ناز برداری بھی کرتا ہے کیا عجب کہ تمہاری دعا کی یہ ادا اللہ تعالیٰ کو بھا جائے اور وہ ویسا ہی کر دے۔ دوسری صبح فجر سے قبل مَیں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور ٹھنڈی خوشگوار ہوا چل رہی تھی۔ دل کی عجیب کیفیت ہوئی۔ عزیزہ امینہ سے کہا کہ:

تمہاری دعا کو شرفِ قبولیت بخشا گیا۔ تمام دن موسم خوشگوار رہا اور بادِ نسیم جاری رہی۔ ظہر اور عصر کے بعد بادل تو چھٹ گئے لیکن ہوا میں پھر بھی خشکی رہی اور ایک دو بار دن میں بونداباندی بھی ہوئی۔

(تحدیث نعمت صفحہ: 695-696)

(بحوالہ الفرقان ربوہ اپریل 1972ء)

☆☆☆

کبھی رشوت لی؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ تھے اور انہوں نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے وہ کچہری میں چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے پھر اور ترقی کی تو سرشتہ دار ہو گئے اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیل دار بنے اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے اور حکومت کی طرف سے آپ کو خان بہادر کا خطاب پانے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

آپ کی آخری عمر میں ایک نوجوان نے آپ سے سوال کیا بابا ملازمت میں کبھی رشوت تو نہیں لی تھی؟ حضرت منشی صاحبؓ کے چہرے پر جوشِ صداقت سے بھری ہوئی سنجیدگی طاری ہوئی اور فرمایا میں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح اپنے فرض کو ادا کیا اور جس دیانت سے کیا اور جو فیصلے کئے اور جس صداقت اور ایمانداری کے ساتھ کئے اور پھر جس طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا ہے یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر میں اپنے خدا سے دعا کروں تو ایک تیر انداز کا تیر خطا ہو سکتا ہے مگر میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں ہو سکتی۔

(روزنامہ الفضل 17 جنوری 1976ء

صدفی صد ادائیگی چندہ تحریک جدید

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ وعدہ جات چندہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31/اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس جہت سے جاریہ سال کا یہ آخری مہینہ ہے۔ جبکہ سال رواں کے وعدوں کے بالمقابل وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ جو ہم سب کے لئے فکر انگیز ہے۔ اس لئے وکالت مال تحریک جدید جملہ وعدہ کنندگان سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے درج ذیل مبارک الفاظ میں دردمندانہ اپیل کرتی ہے کہ:-

''اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن، اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے قربان کر دو۔'' (کتاب پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ:8)

جملہ زونل و مقامی امراء، صدر صاحبان جماعت اور زونل و مقامی سیکریٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے تمام مخلصین سے ان کے وعدوں کی صدفی صد وصولی کے سلسلہ میں پرزور اور موثر کوششیں کریں تا جماعت احمدیہ بھارت اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دربار خلافت سے ملنے والے سال رواں کے ٹارگیٹ کو بھی بتمام و کمال پورا کر کے پیارے آقا کی مقبول بارگاہ الٰہی دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کر سکے۔ وباللہ التوفیق۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بار آور کرے اور تمام مخلصین جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

Mansoor ✆9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

حجّ : دنیائے اسلام کا ایک غیر معمولی اجتماع
عید الاضحیہ اور قربانی کا فلسفہ

(از مکرم شیخ عبدالمجید صاحب)

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے چوتھا رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الحج میں بیت اللہ کے حج کے ذکر میں فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰہُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاکِفُ فِیْہِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْہُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا وَّ طَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ لِّیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْۢ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ ۚ فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ۝ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝ ذٰلِکَ ۖ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَکُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ ؕ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُہُ الطَّیْرُ اَوْ تَھْوِیْ بِہِ الرِّیْحُ فِیْ مَکَانٍ سَحِیْقٍ ۝ ذٰلِکَ ۖ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ۝ لَکُمْ فِیْھَا مَنَافِعُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ مَحِلُّھَآ اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا لِّیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْۢ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰھَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ لَکُمْ فِیْھَا خَیْرٌ ۖ فَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُھَا فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ کَذٰلِکَ سَخَّرْنٰھَا لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ؕ کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (سورۃ الحج 22:26-38)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور وہ اللہ کی راہ سے اور اس مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب انسانوں کے فائدہ کے لئے بنایا ہے اس طرح کہ اس میں (خدا کی خاطر) بیٹھ رہنے والے اور بادیہ نشین (سب) برابر ہیں، اور جو بھی ظلم کی راہ سے اس میں کجی پیدا کرنے کی کوشش کرے گا اسے ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔

اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ بنائی (یہ کہتے ہوئے کہ) میرا کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھ۔

اور لوگوں میں حج کا اعلان کردے وہ تیرے پاس پاپیادہ آئیں گے اور ہر ایسی سواری پر بھی جو (لمبے سفر کی تکان سے)

دبلی ہوگئی ہو۔ وہ (سواریاں اور چیزیں) ہر گہرے اور دور کے رستے سے آئیں گی۔ تاکہ وہ وہاں پر اپنے فوائد کا مشاہدہ کرسکیں اور چند

معروف دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر (بلند) کریں اس (احسان پر کہ اس نے مویشی چوپایوں کے ذریعہ انہیں رزق عطا کیا ہے۔پس ان میں سے (خود بھی) کھاؤ اور محتاج ناداروں کو بھی کھلا۔

پھر چاہئے کہ وہ اپنی (بدیوں کی) میل کو دور کریں اور اپنی منتوں کو پورا کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔

اسی طرح (ہم نے حکم دیا) اور جو بھی شعائر اللہ کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے لئے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔اور تمہارے لئے چوپائے حلال کر دیئے گئے سوائے ان کے جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے۔پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

ہمیشہ اللہ کی طرف جھکتے ہوئے اس کا شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔اور جو بھی اللہ کا شریک ٹھہرائے گا تو گویا وہ آسمان سے گر گیا۔پس یا تو اسے پرندے اچک لیں گے یا ہوا اسے کسی دور جگہ جا پھینکے گی۔

یہ (اہم بات ہے) اور جو کوئی شعائر اللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔

تمہارے لئے ان (قربانی کے مویشیوں) میں ایک مقررہ مدت تک فوائد وابستہ ہیں پھر انہیں قدیم گھر تک پہنچانا ہے۔

اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے تا کہ وہ اللہ کا نام اس پر پڑھیں جو اس نے انہیں مویشی چوپائے عطا کئے ہیں۔پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔پس اس کے لئے فرمانبردار ہو جاؤ۔اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔ان لوگوں کو کہ جب اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو ان کے دل مرعوب ہو جاتے ہیں اور جو اس تکلیف پر جو انہیں پہنچی ہو صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ میں شامل کر دیا ہے ان میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔پس ان پر قطار میں کھڑا کر کے اللہ کا نام پڑھو۔پس جب (ذبح کرنے کے بعد) ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اور سوال کرنے والوں کو بھی۔اسی طرح ہم نے انہیں تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے تا کہ تم شکر کرو۔

ہرگز اللہ تک نہ انکے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔اسی طرح اس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم اردو ترجمہ میں سورۃ الحج کے تعارف میں بیان فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کا یہ تاکیدی حکم ہے کہ حج بیت اللہ کے لئے آنے والوں کو خانہ کعبہ تک پہنچنے سے ہرگز نہ روکو۔''

اس کے معاً بعد بیت اللہ کا ذکر ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو تاکید فرمائی ہے اس کا ذکر ہے کہ میرے گھر کو ہمیشہ حج پر آنے والے اور اعتکاف کرنے والوں کی خاطر پاک وصاف رکھو۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ تاکید کی گئی یہ صرف آپ کی ذات کو نہیں بلکہ آپکے اور آنخضرت ﷺ کے پیروکاروں کو قیامت تک کے لئے ہے۔

اس کے بعد آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو حج کی غرض سے خانہ کعبہ آنے کے لئے ایک دعوتِ عام دو۔اس کے بعد قربانیوں وغیرہ کے ذکر میں فرمایا گیا کہ وہ بھی خانہ کعبہ کی طرح شعائر اللہ میں داخل ہیں، اگر ان کی بے حرمتی کرو گے تو گویا خانہ کعبہ کی بے حرمتی کرو گے۔لیکن خانہ کعبہ کی خاطر کی جانے والی ساری قربانیاں اس وقت قبول ہوں گی جب تقویٰ کے ساتھ کی جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کو نہ تو قربانیوں کا گوشت پہنچتا اور نہ ان کا خون بلکہ محض قربانی کرنے والوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔'' (قرآن کریم اردو ترجمہ سورتوں کے تعارف اور مختصر تشریح نوٹس کے ساتھ حضرت مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ، قادیان نظارت نشرو اشاعت، 2008ء صفحہ:559-560)

حج کیا ہے؟

عشّاق ربّانی کا ایک عدیم المثال اجتماع ہے۔اللہ تعالیٰ کے دیوانوں کی محبت کا پرکیف منظر ہے۔مختلف ممالک کے لوگ مختلف زبانیں بولنے والے لوگ اور مختلف رنگوں والے دنیا کے کونے کونے سے وادی بطحٰی میں جمع ہوتے ہیں۔سب کفن کی مانند دو چادروں میں ملبوس بیت الحرام کے گرد دیوانہ وار گھومتے ہیں۔ وہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے ہیں۔ وہ عرفات کے میدان میں کائنات کے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلائے بیٹھے ہوتے ہیں۔وہ منٰی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور بطور شعار جانوروں کی قربانی پیش کرتے ہیں۔انکی زبانوں پر اللّٰھُمَّ لَبیک لبیك لا شریك لك لبیك ہے۔ان کے دل آستانہ الوہیت پر پگھل رہے ہوتے ہیں انکی جبینیں خاک پر جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ نہ جھگڑا جانتے ہیں نہ انہیں کسی قسم کے دنیاوی دھندوں سے سروکار ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ تیاگ کر اپنے محبوب کی ملاقات کے لئے سرگرداں پھر رہے ہوتے ہیں۔ یہ حجاج کرام ہیں۔انکی سرفروشانہ مدہوشی کا نام حج ہے۔ یہ چند دن کی عبادت ہے مگر اسے ایک مرتبہ پورے صدق دل سے بجالانے کے ساتھ انسان کا دل ڈھل جاتا ہے۔ اور اسکے سارے زنگ دور ہو جاتے ہیں۔

بیت اللہ کے طواف کی قدیم تاریخ اور بعض دیگر روایات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کے تمام انبیاء کا یہ دستور رہا ہے کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا ہے۔اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی طواف کیا اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ طواف کو عبادات حج کا ایک لازمی حصہ قرار دے کر اسکی تاریخی اور دینی اہمیت کو واضح کر دیا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''محبان صادق.... جسمانی طور پر (خانہ کعبہ) کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دور کر دیتے ہیں۔ سرمنڈوا کر دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ:100)

اور سعی صفا پہاڑی کے کنارے پر کھڑے ہو کر دعا کے ساتھ شروع کی جاتی ہے اس طور پر کہ رُخ کعبہ کی طرف ہو جو کہ اس کی اونچائی سے اچھی طرح نظر آتا ہے۔ اور سات چکروں یا دوڑوں پر مشتمل ہے۔ ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوتا ہے۔ دونوں پہاڑیوں کے دوران ایک اندازے کے مطابق تقریباً تین سو میٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ راستہ اب چھت ڈال کر مسقّف کر دیا گیا ہے۔

سعی جو حج اور عمرہ کا اہم رکن ہے جو اپنی اور اپنے عزیزوں کی قربانی کے عظیم مقصد لئے ہوئے ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کرب واضطراب کی حالت کی یاد دلاتا ہے۔جب حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں خدائی حکم کے مطابق اس ویرانے میں چھوڑ کر چلے گئے تھے اور حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو موت وحیات کی کشمکش میں پاتے ہوئے پانی کی تلاش میں سرگرداں تھیں۔ چاہ زم زم بھی اسی واقعہ کی یاد دلاتا ہے۔یہ چشمہ ان دنوں پہاڑیوں کے درمیان کئی بار بھاگنے کے بعد معجزانہ طور پر جاری ہو گیا تھا اور آپ کی اور آپکے ننھے بچے کی جان بچانے کا موجب بنا تھا۔

حج کے مسائل

(۱) حج تمام عمر میں ایک دفعہ فرض ہے۔

(۲) حج اس شخص پر فرض ہے جو تندرست ہو۔ اور اخراجات سفر

کے برداشت کرسکتا ہو۔ اور اپنے گھر والوں کے لئے مناسب انتظام کرسکتا ہو۔ نیز یہ بھی شرط ہے کہ سواری میسر ہو اور راستہ میں امن ہو۔ اگر مذکورہ شرائط پوری نہ ہوں تو حج فرض نہیں رہتا۔

(۳) اگر کوئی شخص خود حج نہ کرسکتا ہو لیکن حج کا شوق رکھتا ہو اور ثواب کی خاطر نفلی طور پر کسی شخص کو حج کروانا چاہے تو یہ جائز ہے۔ اسے حج بدل کہا جاتا ہے۔

اوقاتِ حج

اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّهُ وَتَزَوَّدُواْ فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُوْلِي الأَلْبَابِ (سورة البقرہ:2:198)

ترجمہ: حج کے مہینے (سب کے) جانے بوجھے ہوئے مہینے ہیں۔ پس جو شخص ان میں حج کا ارادہ پختہ کرلے اُسے یاد رہے کہ حج کے ایام میں نہ تو کوئی شہوت کی بات، نہ کوئی نافرمانی، اور نہ کسی قسم کا جھگڑا کرنا جائز ہوگا۔ اور نیکی کا جو بھی کام تم کروگے اللہ ضرور اس (کی قدر) کو پہچان لے گا اور زادِ راہ ساتھ لو۔ اور (یاد رکھو کہ) بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے۔ اور اے عقل مندو میرا تقویٰ اختیار کرو۔

☆ - حج کے لئے وقت مقرر ہے۔ یعنی مقررہ ایام میں ہی حج ہو سکتا ہے۔ لیکن عمرہ سال کے دوران کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆ - یہ شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ تین ماہ ہیں۔ ان کو اشہر الحج اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان میں حج کی تیاری، اخلاق کی درستگی اور حج کے دوسرے احکام مثلاً احرام وغیرہ عملی ارکان کا آغاز ہوتا ہے۔

احرام

حاجی کا مخصوص لباس ہے جو کپڑے کے دو (2) اَن سلی چادروں پر مشتمل ہے ان میں ایک ٹکڑا، جسے ''ازار'' کہتے ہیں، کمر کے نچلے حصہ کے گرد لپیٹا جاتا ہے اور ایسے طور پر کہ ٹخنے ننگے رہیں اور تہ بند کا کام دیتا ہے دوسرا حصہ جو ''ردا'' کہلاتا ہے، گردن کندھوں کے اردگرد ڈالا جاتا ہے۔ حج یا عمرہ میں حاجی مناسک کی ادائیگی کے دوران اپنا بایاں کندھا ڈھکا رکھتا ہے جبکہ اس کا دایاں کندھا اور دایاں بازو کھلے رہتے ہیں۔ سر ہمیشہ ننگا رہتا ہے۔

حج کے ضروری ارکان

ان میں بیت اللہ کا طواف، صفا مروہ کی سعی، مقام ابراہیم پر نماز، منیٰ میں رمی الجمار اور عرفات میں 9 ذی الحجہ کا قیام شامل ہے۔

عیدالاضحیہ اور قربانی کی یاد کا فلسفہ

عیدالاضحیہ، قربانیوں کی عید کو بڑی عید بھی کہتے ہیں۔ یہ ذوالحجہ کی دس تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ اضحیہ کا لفظ جمع ہے جس کے معنی قربانی کے جانور کے ہیں۔ پس عیدالاضحیہ کے معنی ہیں قربانیوں کی عید۔ یہ دراصل ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یادگار کارناموں کی خوشی میں منائی جاتی ہے جو انہوں نے اپنے پیارے رب کے احکام کی بجا آوری کے سلسلہ میں انجام دیئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا سب کچھ قربان کردیا نہ اپنے والد کی ناراضگی کی پرواہ کی اور نہ اپنی پوری قوم سے ڈرے بلکہ شدید مخالفت کے دوران بھی توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ یہاں تک کہ سارے علاقہ کے لوگ آپکی مخالفت میں اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کو آگ میں جلانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن ساری تیاریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں آپ کو بچایا۔ آپکی اور آپکی بیوی اور بیٹے کی بے مثال قربانی کی یاد میں عید الاضحیٰ قربانی کی عید ہے اس کے موقعہ پر حکم ہے جو مالی طاقت رکھتا ہو

اسے جانور کی قربانی کرنی چاہیئے۔

پس یہ عید بڑے عظیم الشان واقعہ کی یادگار ہے اس کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپکی زوجہ مطہرہ حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپکے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی منشاء اور اذن الٰہی سے اپنی بیوی حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو شام سے عرب کے بے آباد علاقہ میں منتقل کر دیا۔ آپ وہاں ان کو فقط اللہ تعالیٰ کے بھروسہ اور سہارے پر چھوڑ گئے۔ جہاں زندگی کا کوئی نام ونشان نہ تھا۔ اس بے آب وگیاہ جگہ یعنی صحرا میں جب ان کے بیٹے نے ہوش سنبھالا تو پھر قرآن مجید میں اس عظیم الشان قربانی کا اس طرح ذکر ہے کہ:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ○ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ○ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ○ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○

(سورۃ الصفات: 37:103-111)

ترجمہ: پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ (گویا) میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے۔ (اس وقت بیٹے نے) کہا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر۔ تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور اس (یعنی باپ) نے اس (یعنی رضامندی ظاہر کرنے والے بیٹے کو) ماتھے کے بل گرا لیا اور ہم نے اس (یعنی ابراہیم) کو پکار کر کہا اے ابراہیم تو اپنی رویا پوری کر چکا۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے اس (یعنی اسماعیل) کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ دے دیا۔ اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلامتی نازل ہوتی رہے۔ ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

قرآن کریم کے اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو یہ سبق دینا چاہتا ہے کہ جو خدا کے لئے ایثار کے لئے تیار ہو اور مومن خدا کی راہ میں ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار ہو جائے تو پھر کسی انسان کی طاقت نہیں کہ اس پر چھری چلا سکے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے یہ ایک کھلی کھلی آزمائش تھی اور آپ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیا۔ ان کی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر عزت بخشی کہ بعد میں آنے والی قوموں میں اس قربانی کے نیک ذکر کو قیامت تک کے لئے باقی رکھا۔ گویا خدا کی راہ میں قربانیاں بنیاد تھیں جسے ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے ذریعہ مضبوط بنایا جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی نسل انسانی کو قربانیوں کی ترغیب اور مختلف قسم کی قربانیاں اللہ کی راہ میں دینے کی تربیت دی جا رہی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد منزل بہ منزل قربانیوں کے روحانی محل کو بلند سے بلند تر کیا جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے بعد اپنی ذات اور صحابہ کرام کی عظیم الشان قربانیوں کے لئے تیار کیا ان سب کی قربانیوں کے لہلہاتے کھیت دنیا کو دکھائے۔ لیکن مسلمانوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی کی یاد میں عید الاضحیہ کے دن علامت کے طور پر جانور ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یہ اس لئے حکم دیا کہ کہیں مسلمان اس ظاہری قربانی تک اپنے آپ کو یعنی جانور کی قربانی تک محدود نہ کرلیں۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تک آپ کی قربانی کا گوشت اور خون

نہیں پہنچتا ہے بلکہ اس کے پیچھے قربانی کی اصل روح یعنی قربانی دینے والے کے اخلاص کی روح یعنی تقویٰ پہنچتا ہے۔

تقویٰ کے معنی ہیں نفس کو ان چیزوں سے بچانا جو اس کے لئے ڈرنے کے قابل ہیں یا نقصان رساں ہیں اور پھر خوف الٰہی کا نام تقویٰ رکھا گیا۔خوف الٰہی کا اقتضاء تقویٰ ہے یعنی جن چیزوں سے شریعت نے منع کیا اُن سے بچنا یعنی ان کے قریب بھی نہ جانا تقویٰ کہلاتا ہے۔

پس اس اسلامی تہوار کو اسلامی رنگ میں منانے سے ہماری نئی نسل کو اس عظیم دن کی تاریخ اور قربانی سے متعارف کروایا جاتا ہے تاکہ ہم پر اور ہماری نئی نسل کے دل و دماغ پر عیدالاضحیٰ کی حقیقت اور عظمت قائم ہوسکے۔اور قربانی کی حقیقی اور اصلی روح کو پہچان سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مری میں ایک بار نماز عیدالاضحیہ پڑھائی اور اس کے بعد حضورؓ نے قربانی کے موضوع پر ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔اس میں آپ نے فرمایا:

"یہ زمانہ خصوصیت کے ساتھ قربانیوں کا زمانہ ہے۔اس میں وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے اور ترقی کرسکتی ہے جو عملاً ہر وقت قربانیوں کے لئے تیار آمادہ رہے۔عیسائیوں نے قربانیاں کیں اور آج تک ان کی نسلیں اس قربانی سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔افسوس ہے کہ مسلمانوں نے آہستہ آہستہ اس سبق کو فراموش کردیا جس کی وجہ سے انہوں نے ناقابل تلافی نقصان اٹھایا۔اب ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ متواتر اور مسلسل دین کی راہ میں قربانیاں کرکے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو قریب سے قریب تر کریں۔" (روزنامہ الفضل ربوہ 2 جولائی 1958ء)

یہ وہ حقیقی قربانی ہے جس سے عیدالاضحیہ کی حقیقی خوشیاں نصیب ہوسکتی ہیں۔دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عیدالاضحیہ اور قربانی کے حقیقی مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

(ماخوذ از احمدیہ گزٹ کینیڈا نومبر 2010ء)

☆☆☆

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

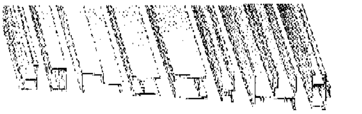

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٥

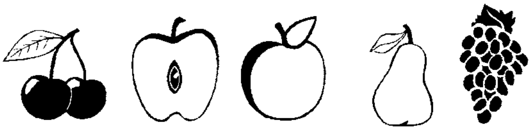

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9906722264

ملکی رپورٹیں

بنگلور، کرناٹک: رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں مختلف روحانی پروگرام عمل میں آئے جن میں نماز تراویح کا قیام، درس وتدریس کا اہتمام، درس حدیث اور درس قُرآن کا اہتمام، افطاری کا انتظام جیسے پروگرام شامل ہیں۔علاوہ ازیں غیراز جماعت دوستوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔سوال وجواب کا سلسلہ بھیجا جارہا۔مقامی طور پر اجتماعی دُعا کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔mta کے ذریعہ احباب نے حضور انور کا live درس القرآن بھی سنا اور دُعا میں شامل ہوئے۔(محمد کلیم خان مبلغ انچارج)

مورخہ 4 ستمبر کو عید ملن تقریب منعقد ہوئی جس میں شہر کی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی ۔ ان شخصیات کو قبل ازیں دعوت دی گئی تھی۔ جماعتی تعارف کے بعد مکرم N حارث صاحب M.L.A نے تقریر کی اور جماعت کی خدمات کی سراہنا کی۔جلسہ کے بعد مہمانان کرام نے کھانا تناول فرمایا۔اس پروگرام کے لئے جماعت کے انصار، خدام اور اطفال نے بہت محنت کی اور مالی تعاون بھی کیا۔

(محمد شفیع اللہ امیر ساؤتھ کرناٹک)

خونڈنگا،بنگال: رمضان المبارک کے مقدس ایام نہایت خیروخوبی کے ساتھ گزارے گئے۔درس قُرآن، درس حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا درس دیا جاتا رہا۔عید الفطر کے اگلے روز مقامی اطفال وناصرات اور لجنہ کا اجتماع منعقد کیا گیا۔(فیروز احمد ندین،مبلغ سلسلہ)

کٹاکشہ پور،ورنگل،آندھرا پردیش: اس زون کی درج ذیل جماعتوں میں رمضان المبارک کے مقدس ایام بہت بابرکت ماحول میں گزارے گئے۔ان جماعتوں میں مختلف دینی اور تربیتی پروگراموں کے علاوہ درس قُرآن اور درس حدیث کا اہتمام بھی کیا گیا۔بعض جماعتوں میں اس ماہ میں خدام الاحمدیہ کے تحت وقار عمل بھی کرائے گئے اور بعض جگہ اجتماعی افطاری کا انتظام بھی کیا گیا۔ان جماعتوں کے نام اس طرح ہیں:

بذرمہ، کٹاکشہ پور، اٹکاراپلی۔ پیدا پور، جنگ پلی۔سیرہ گنڈہ

یلبرگہ، کرناٹک: جلسہ سالانہ U.K کے موقعہ پر''ہری بنی مٹی'' میں سہ روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔جس میں نزدیک کی جماعتوں نے مقامی جمات کے ساتھ مل کر mta کے ذریعہ جلسہ سالانہ U.K کا پروگرام مشاہدہ کیا۔تقریباً 500 احمدی اور 200 غیراز جماعت احباب نے شرکت کی۔اسی طرح جماعت احمدیہ ''جیکمیا گری'' میں بھی احباب نے نزدیکی جماعتوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کا پروگرام دیکھا۔اس مقام پر کل 120 احمدی افراد اور 30 کے قریب غیراز جماعت احباب نے شرکت کی۔(فضل حق خان۔مبلغ سلسلہ)

شولہ پور،مہاراشٹر: ماہ رمضان کے مقدس ایام اللہ کے فضل سے نہایت مبارک ماحول میں گزارے گئے اور مختلف دینی، تربیتی اور تبلیغی پروگرام منعقد کئے گئے۔اس ماہ ایک تبلیغی جلسہ بھی رکھا گیا۔غریب، یتامیٰ بیوگان وضرورتمند احباب کے مابین عیدی بھی تقسیم کی گئی۔علاوہ ازیں حکّام سے ملاقات کر کے اُنہیں عید میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔(فضل رحیم خان۔مبلغ سلسلہ)

لکھنؤ،یوپی: رمضان المبارک کے مقدس ایام عبادت، ریاضت، تلاوت قُرآن کریم اور دیگر بابرکت تربیتی پروگراموں کے ساتھ گزارے گئے۔نمازِ تراویح کے علاوہ درس وتدریس کا اہتمام بھی تھا۔مورخہ 31 اگست کو عید الفطر میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔مورخہ 4 ستمبر کو عید ملن تقریب کا اہتمام کیا گیا۔چار غیر از جماعت احباب نے اس پروگرام میں شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی خدمات کی سراہنا کی۔مولانا مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج کے خطاب کے ساتھ کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

مورخہ 28 ستمبر کو مکرم مولانا مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج کی قیادت میں یوپی کے مختلف علاقوں بریلی، امروہہ، علی گڑھ، سجان پور اور سانڈھن کا تربیتی دورہ کیا گیا۔اس دورہ کے دوران تربیتی وتبلیغی امور کے ساتھ ساتھ احبابِ جماعت کو سیدنا حضور انور کے تازہ ارشادات سے بھی آگاہ کیا گیا۔مرکزی نمائندگان مبلغین اور معلمین کے ساتھ میٹنگ کرکے اُن کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

(سید قیام الدین برق۔مبلغ سلسلہ)

یادگیر، کرناٹک: مورخہ 31 جولائی کو ایک تربیتی اجلاس مکرم محمد زکریا

صاحب امیر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔مکرم مولوی ذوالفقار علی صاحب نے نماز کی اہمیت اور روزوں کی فضیلت کے موضوع پر تقریر کی۔اسی روز نماز تہجد باجماعت بھی ادا کی گئی۔بعد نماز فجر خدام واطفال کا ایک مشترکہ وقار عمل منعقد ہوا جس میں مسجد، احاطہ مسجد، وضو خانہ، اور طہارت خانہ کی صفائی کی گئی۔(مصور احمد ڈنڈوتی۔قائد مجلس)

کھیرڈ اچھروال۔پنجاب: رمضان المبارک کے لیل ونہار بابرکت ماحول میں گزارے گئے۔نماز تراویح کے علاوہ درس القرآن کا اہتمام بھی کیا گیا۔مضافات کی جماعتوں میں بھی وقتاً فوقتاً درس القرآن کا اہتمام کیا گیا۔مورخہ 24 اگست کو ایک اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔جس میں مقامی احباب کے علاوہ غیر مسلم احباب نے بھی شرکت کی۔فطرانہ کی رقم وصول کر کے کچھ رقم غرباء میں بھی تقسیم کی گئی۔نماز عید میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔(مظفر احمد ندیم ۔معلم سلسلہ)

سیلہ خورد،سرکل جالندھر،پنجاب: رمضان المبارک کے مقدس ایام بابرکت اور روحانی ماحول میں گزارے گئے۔نمازِ تراویح کے علاوہ درس القرآن کا اہتمام کیا گیا۔مضافات کی جماعتوں میں بھی اجلاسات اور مجالس سوال و جواب منعقد کی گئیں۔(شمائل احمد۔معلم سلسلہ)

بلّاری، کرناٹک: مورخہ 16 ستمبر کو مکرم محمد غوث صاحب منتظم تبلیغ مجلس انصار اللہ بلاری کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی ایم مقبول صاحب نے ''نظام وصیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔صدر اجلاس کے خطاب کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔کل 16 افراد نے شرکت کی۔(نور احمد۔قائد مجلس)

مورخہ 26 اگست کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔مکرم مولوی ایم مقبول صاحب اور مکرم مولوی شیخ سمیع الرحمان نے تقاریر کیں اور سیرت کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔کل 11 افراد نے شرکت کی۔(حاجی فیروز پاشا۔سیکرٹری اصلاح وارشاد)

پنکال،اُڑیشہ: مورخہ 20 تا 22 مئی صوبہ اُڑیشہ کا 37 واں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ منعقد ہوا۔اس اجتماع میں دونوں زون سے خدام و اطفال نے شرکت کی۔اس کے علاوہ بزرگانِ کرام، مبلغین و معلمین کرام بھی شامل ہوئے۔محترم مولانا سید آفتاب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوئے۔افتتاحی اجلاس میں محترم مولانا سید آفتاب احمد صاحب اور جناب امیر صاحب نے خدام کو زریں نصائح سے نوازا۔اس اجتماع میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ایک ڈاکومینٹری بھی اجتماع کے دوران دکھائی گئی۔اختتامی تقریب میں دونوں زونوں کی سالانہ رپورٹ پیش کی گئی۔نمائندہ صدر صاحب اور صدر اجلاس نے خطابات فرمائے۔اس کے بعد انعامات تقسیم ہوئے اور دُعا کے ساتھ اجتماع کے جملہ پروگرام بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئے۔

☆☆☆

☆

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
أليس الله بكاف عبده
ZUBER
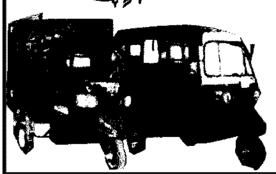
Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
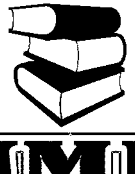
JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

NAVNEET JEWELLERS

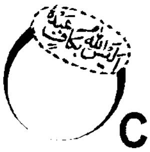

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

mta

Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

mta

Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A

Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

wearing their everyday clothes.

Clad in their everyday clothes the pilgrims perform another tawaf of the Ka'ba. This tawaf is called tawaf e ziarat.

Before the tenth day of Dhul Hijjah ends, the pilgrims perform another sa' yy between the hills of Safa and Marwa.

After this the pilgrims return once again to Mina where they stay until the twelfth or thirteenth day of Dhul Hijjah. During these two or three days the pilgrims continue to perform the ceremony of ramy al jimar or throwing of stones.

On the afternoon of the twelfth Dhul Hijjah (or of the thirteenth) the pilgrims return to Mecca for the last ceremony of the pilgrimage. This ceremony consists of the farewell tawaf of the Ka'ba after which the entire pilgrimage is completed and the pilgrims are free to go wherever they wish.

Although not part of the prescribed pilgrimage, many pilgrims carry on to Medinah and visit Masjid al Nabvi or the Prophet's Mosque. It was in the compound of this Mosque that Prophet Muhammad was buried.

While the Hajj may only be performed during the prescribed dates of the month of Dhul Hijjah, a Lesser Pilgrimage called Umrah may be made individually at any time during the year. ☆

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Hill Road, Madikari - 571201
Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com
Web : www.hotelhillviewcoorg.com

Anas Ahmad Soleja (Prop.)
Smart Foot Wear

WHOLESALE DEALER
All kinds of fancy foot wear
Parveen Palace,
Near Ramleela Ground
Sitapur Road, Lucknow, U.P.
Cell : 9336337356, 9935466400, 9670707074

Hajj (Pilgrimage)

The fifth act of Islamic worship is the performing of the Hajj or the pilgrimage to Mecca. A Muslim must perform this pilgrimage at least once in his lifetime if economic and political conditions are favourable. The focal point of this pilgrimage is the Ka'ba, which was rebuilt by Prophet Abraham some 4,000 years ago. Today, the Ka'ba stands in the middle of a large courtyard of Masjid al Haram or the Sacred Mosque. The courtyard of Masjid al Haram contains, besides Ka'ba, the Maqam a Ibrahim and the fountain of Zamzam.

The Hajj is performed during the Muslim month of Dhul Hijjah which comes two months after the festival of Eid al Fitr. The various ceremonies of the Hajj include:

Entering into the state of ihram by wearing only two seamless white sheets. This is done by the pilgrims when they reach certain designated places close to Mecca.

Saying of talbiyah starting at the place where the ihram is worn. Talbiyah consists of saying aloud the following:

Here we come, O God, here we come No partner have You, here we come

Indeed, praise and blessings are Yours, and the Kingdom too No partner have You, here we come

On entering Mecca, the pilgrims perform the first tawaf which consists of going around the Ka'ba seven times in an anticlockwise direction.

After completing the tawaf, the pilgrims perform the sa' yy which consists of running between the two little hills of Safa and Marwa located near the Ka'ba. These are the two hills where Hajirah ran in search of water when Prophet Abraham had to leave her there on Divine command.

After performing the sa' yy, the pilgrims move to Mina, a plain located about four miles east of Mecca, and spend the night there.

Next morning, the pilgrims leave for the Plain of Arafat located nine miles southeast of Mecca. They arrive there in the early afternoon, say the combined Zuhr and Asr Prayers and listen to a sermon given

by the Imam. The pilgrims stay in the Plain of Arafat only till sunset. This is the same plain where the Prophet Muhammad delivered his farewell sermon.

After sunset the pilgrims leave Arafat and come to a place called Muzdalifah. In the Holy Quran, this place is referred to as al Mash'ar al Haram, the Sacred Monument. On reaching Muzdalifah, the pilgrims say their combined Maghrib and Isha Prayers and spend the night there. In the morning, after saying the Fajr Prayer, the pilgrims return to Mina once again.

The pilgrims reach Mina on the tenth day of Dhul Hijjah. This is the busiest day of the pilgrimage. The first ceremony that is performed at Mina is the throwing of small stones or ramy al jimar. In this ceremony the pilgrims throw stones at three pillars in a symbolic act of striking the devil.

The tenth day of Dhul Hijjah is also the day when pilgrims sacrifice their animals. This day is also celebrated all over the Muslim world as the festive day of Eid al Adha.

After performing the sacrifice the pilgrims have their heads shaved or their hair clipped. After this they emerge from the state of ihram by

کا گنور، تھلک سرکل شمالی کرناٹک میں منعقد امن کانفرنس کا ایک منظر

تولّی، تھلک سرکل شمالی کرناٹک میں منعقد
جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و یوم مصلح موعودؓ کا ایک منظر

بنگلور کرناٹک میں منعقد عید ملن پارٹی کے موقع پر لی گئی ایک تصویر

عیدالفطر کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ سورو کے بعض اراکین کی ڈیوٹی کے بعد لی گئی ایک تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ کرڈا پلی اُڑیسہ کے بعض خدام واطفال وقارِ عمل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ کرڈا پلی اُڑیسہ کے بعض خدام شجرکاری میں مصروف

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/12

Vol : 30
Monthly

October 2011

Issue No. 10
Qadian

MISHKAT

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 222139 Rs. 20/-

Chairman : Hafiz Makhdoom Sharif
Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879
Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph : 09878047444

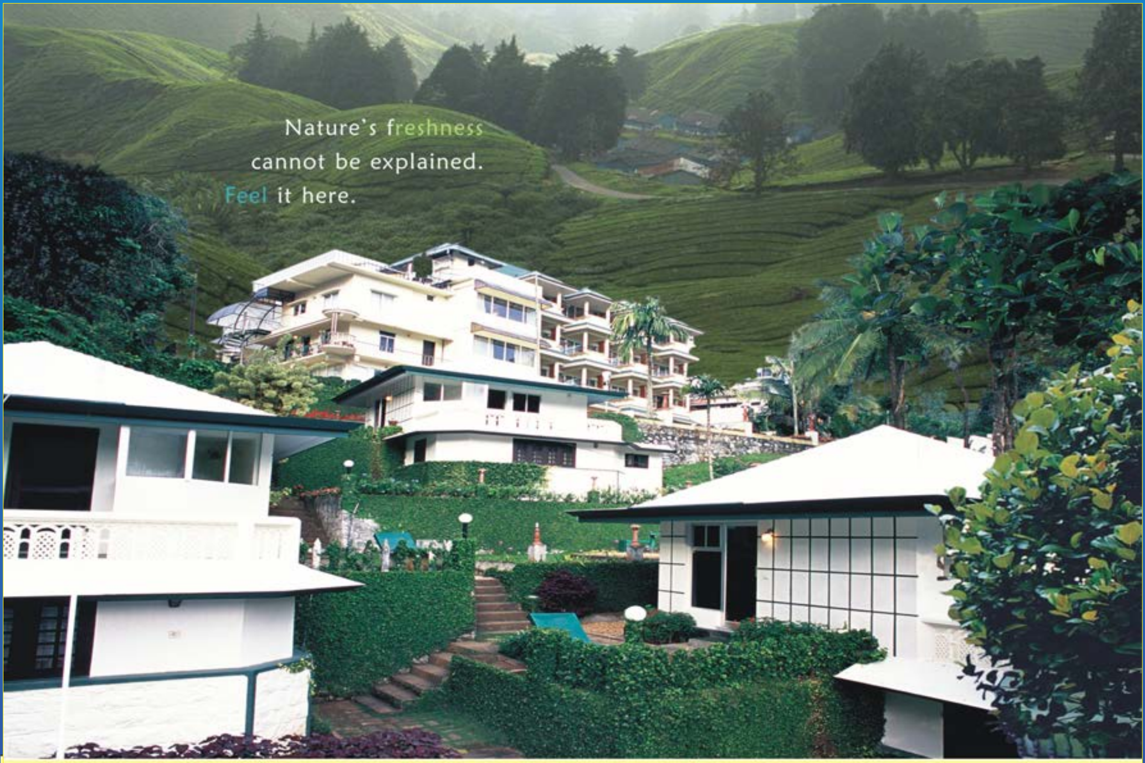

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange